ایہہ دھرتی نہ ہندی نہ اسمان ہندا ۔ جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہندا

دین اسلام سے پیار

ماھنامہ

سیدھا راستہ

لاھور

مسلسل اشاعت کا تینتیسواں سال

(جلد نمبر 33 شمارہ نمبر 6) ربیع الاول 1444ھ اکتوبر 2022ء

جشنِ عید میلاد النبی ﷺ

وَاَحسَنَ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینِی ۔ خُلِقتَ مُبَرَّاً مِن کُلِّ عَیبٍ

وَاَجمَلَ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ ۔ کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

NAGINATV

بفیضانِ نظر

حضرت علامہ مولانا الحاج منیر اسلام منیر احمد یوسفی (ایم اے)

سرپرست اعلیٰ

خادم دین اسلام بشیر احمد یوسفی

مدیر اعلیٰ

خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

بانی: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب ۔ انجمن اشاعت دین اسلام پنجاب

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0313-3333777

خط و کتابت ترسیل زر کا پتا

جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

480 بلاک گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0300-4274936

Google Play DEEN A ISLAM

SEEDHARASTA.COM

0313-3333777
0300-4274936

WhatsApp 0344-4501541

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ و علیٰ آلک و اصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دینِ حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا تینتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بیادگار

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا، فنا فی الرسول

ابن علم لدنی قطبِ جلی، نائبِ غوث الثقلین منظورِ نظرِ داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی قدس سرہ العزیز

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زید مجدہم

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

ناظمِ اعلیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چک نمبر 31 گجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

بانی: صوفی باصفا قطبِ جلی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت غزالیِ زماں — زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنا فی الرسول المعروف کے لکھنے والے صوفی — منیر احمد یوسفی

سرپرستِ اعلیٰ: بشیر احمد یوسفی

مدیرِ اعلیٰ: خادمِ دینِ اسلام خلیل احمد یوسفی

مدیرِ معاون: مفتی آصف علی یوسفی، مفتی رضوان انور یوسفی، مفتی اعجاز احمد یوسفی، ام معاذہ، فاطمہ یوسف

منیجنگ ایڈیٹر: رشید احمد یوسفی، عظیم احمد یوسفی

پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی، حافظ ظفر احمد یوسفی

زیرِ انتظام: صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زید مجدہ و یوسفی برادران

کمپوزر و ڈیزائنر: محمد اعظم طاہر ہاشمی یوسفی

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک) — روپے

الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2500
عرب امارات و سعودی عرب	2500
انگلینڈ	3500
کینیڈا، امریکہ	3500
پاکستان	500

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ و جشنِ عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	برکات الاعداد فی آیاتِ بینات۔	11
5	حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخِ ولادتِ باسعادت۔	11
6	وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا۔	18
7	جمالِ اَعضائے مبارکہ مطہرہ۔	27
8	دار الافتاء یوسفیہ۔	32
9	سماعت و بصارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔	38
10	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت باعثِ رحمت و برکت۔	44

خط و کتابت و ترسیلِ زر کا پتا

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480 بلاک ا- گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور

متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 0300-4274936

ڈرافٹ اور چیک کے لیے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلیشر خلیل احمد یوسفی نے ناصر شہزاد پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک ا- گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 50 روپے

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 480 بلاک ا- گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

http://www.nagina.tv 0313-3333777

دِلوں کو ذکرِ خالق سے سکوں آئے قرار آئے

ازقلم: صاحبزادہ حاجی اللہ دتہ زمزم یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

دِلوں کو ذکرِ خالق سے سکوں آئے قرار آئے
چمن میں اُس کی مرضی سے خزاں آئے بہار آئے

اُسی کے نور کے جلوے زمین و آسماں میں ہیں
جہانِ رنگ و بُو میں ہر کہیں وہ جلوہ بار آئے

شمال اُس کا جنوب اُس کا اُسی کے مشرق و مغرب
سمایا ہے ہر اِک شے میں نظر پھر بھی نہ یار آئے

خُدا کے دستِ قُدرت میں ہے شاہی سب جہانوں کی
وہ چاہے تو گدا بن کے جہاں کا تاجدار آئے

خدا کی حمد میں مصروف ہے کونین کی ہر شے
ہر اِک شے کی زباں پر نام اُس کا بار بار آئے

کبھی مشکل زدہ جو بھی پکارے اپنی مشکل میں
تو اِمدادِ اِلٰہی اُس کی بن کے غم گُسار آئے

وسیلہ رحمتِ عالم کا جب دے کے دُعا مانگو
قبولیّت کو فوراً رحمتِ پروردِگار آئے

جو بندگانِ خدا سے جان و دِل سے پیار کرتے ہیں
خدا کو دوسروں سے اُن پہ زم زمؔ بڑھ کے پیار آئے

جشنِ عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازقلم: غلام عباس ولی نظامی

مانگنا ہی چاہتے ہو مانگ لو شاہِ عرب
دو جہاں مل جائیں گے اور نہ رہے گی پھر طلب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے صدقے دو جہاں روشن ہوئے
دو جہاں روشن ہوئے اور مٹ گئی تاریک شب

ڈوبنے سے پہلے وہ ہیں اُمتی کو تھامتے
اُمتی نے کہہ دیا جب ہو کرم سرکار اَب

عیب پوشی میں خطا پوشی میں اُن سا ہے کہاں
ڈال کر عیبوں پہ پردہ بخشتے ہیں جرم سب

عزتیں اور راحتیں سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت سے ملی ہیں مجھ کو سب

آج بھی فرمان روشن ہے جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
رحمتیں رب کی بڑی ہیں چاہے جتنا ہو غضب

کاش کہ میرے بھی گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین ہو
باخدا مَیں چوم لوں گا جھک کے اُس کو با اَدب

اے حبیبِ کبریاء سن لیں ولیؔ کی اِلتجا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف ہو وقتِ نزاع اور میرے لب

ادارہ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور، نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اور ابوبکر کمپیوٹر سینٹر کی طرف سے تمام اہلِ ایمان کو **عید میلاد النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک ہو۔

چورہ شریف میں سالانہ عرس مبارک کی تقریبات 30-29-28 اکتوبر کو ہوں گی
تمام احباب کو دعوت عام ہے

اداریہ

میلادالنبی ﷺ کی تعظیم وتکریم

ماشاء اللہ ربیع الاول شریف کے بابرکت ماہ مبارک کا آغاز ہو چکا ہے۔ فضا میں دُرود وسلام کی بلند ہوتی صدائیں حضور سرورِ کائنات رحمۃ للعالمین ﷺ سے عقیدت ومحبت کا اِظہار کر رہی ہیں۔ آج سے تقریباً 1400 سال قبل 12 ربیع الاول پیر کے دن آپ ﷺ اِس دُنیا میں جلوہ اَفروز ہوئے اور انسانیت کو ایک نئی معراج عطا ہوئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے جب سے یہ دُنیا تخلیق کی تب سے اِنسانیت کی رشد وہدایت کے لئے مختلف اَدوار و اَوقات میں اَنبیاء کرام علیہم السلام اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کا پیغام لے کر اِس دُنیا میں تشریف لاتے رہے۔ پیغمبروں کی بعثت کا وہ سلسلہ جو حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا اُس کا اِختتام ہمارے پیارے رسول خاتم النبیین حضور محمد ﷺ پر ہوا۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ ۔ آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کا پیغام قرآن حکیم فرقان حمید کی صورت میں اِتنا جامع اور واضح دے دیا کہ اس کے بعد کسی کی ضرورت اور گنجائش ہی نہ رہی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق نے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو بنی نوع اِنسان کے لئے ہدایت کا نبی ورسول اور نبوت کا آخری سرچشمہ بنا کر مبعوث فرمایا اور اِنسانیت کلیتاً ایک نئے دَور میں داخل ہوگئی۔

ربیع الاول شریف اِسلامی سال کا تیسرا ماہ مبارک ہے۔ اِس ماہِ مقدس میں اُس ذاتِ مقدسہ کی ولادت ہوئی جسے خود اللہ رب العزت نے رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا اور اُس کی تائید میں قرآن مجید کا عظیم معجزہ بھی عطا فرمایا۔ اِس ماہ کی 12 تاریخ بمطابق 571 عیسوی دوشنبہ (پیر) کے دن دُنیا کے اُفق پر شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ محمد اور احمد کے مقدس ناموں سے سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ اَفروز ہوئے۔ لہٰذا یہ دن اس عظیم ہستی کا یومِ ولادت ہے جس کے ظہور پذیر ہوتے ہی بُت منہ کے بل گر پڑے اور دُنیائے کفر کے ہزاروں سال سے دہکتے ہوئے آتشکدے بجھ گئے۔ آپ ﷺ کے دادا سردارِ مکہ حضرت سیّدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس گھڑی میرے پوتے اِس جہانِ رنگ وبو میں جلوہ نما ہوئے تو مَیں نے دیکھا کہ کعبہ اپنی چہار دیواروں سمیت سجدہ ریز ہو گیا۔ جبکہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ اپنے لختِ جگر، فرزند ارجمند کی ولادت پاک کا منظر بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ اُس لمحے اِتنا نور پھیلا کہ اُس کی روشنی میں ملک شام میں بندھے ہوئے اُونٹوں کی گھنٹیاں دیکھی جاسکتی تھیں۔ حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ شفاء رضی اللہ عنہا (جن کو آپ سرکار ﷺ کی والدہ کی معاون بننے کا شرف نصیب ہوا) فرماتی ہیں کہ اِس نورِ مجسم کے ظاہر ہونے سے پہلے میرے سامنے مشرق ومغرب میں روشنی پھیل گئی یہاں تک کہ مَیں نے شام کے محلات کو دیکھا۔

آپ سرکار ﷺ کی ولادت پاک کے بعد حضرت سیّدنا عبدالمطلب فوراً محل سرائے تشریف لائے اور نومولود پوتے کو گود میں اُٹھا کر دیر تک اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہے۔ ازاں بعد خانہ کعبہ میں لے جا کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے آپ ﷺ کے لئے فتنہ وشر سے خدا کی پناہ مانگی اور دُعائے خیر فرمانے کے بعد آپ ﷺ کا نام ''محمد ﷺ'' رکھا۔

تاریخ اِنسانی میں سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اَقدس ہی وہ عظیم المرتبت شخصیت ہے جس کا تذکرہ تخلیق کائنات سے پہلے بھی ہوتا رہا اور تخلیق کائنات کے وقت سے لے کر آج تک ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ اَبد تک ہوتا رہے گا۔

قارئین کرام! میلاد عربی الاصل لفظ ہے۔ اِس سے مراد وقت ولادت ہے۔ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اِس دُنیا میں تشریف آوری کو میلادالنبی اور خوشی کے اِظہار کے لئے عید میلادالنبی کہا جاتا ہے۔ بلاشبہ عید میلادالنبی سے بڑھ کر کوئی عید نہیں ہوسکتی

کیونکہ اسی عید کے صدقے سب عیدیں نصیب ہوئیں۔ میلاد النبی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔

شیخ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے دَور کا نیا مگر بہترین کام سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یوم ولادت کا جشن منانے کا عمل ہے۔ جس میں اُس مبارک خوشی کی مناسبت سے صدقات وخیرات درود وسلام کی محافل کی زیبائش وآرائش اور اظہار محبت کیا جاتا ہے یہ مبارک تقاریب فقراء سے حسن سلوک کے علاوہ اُمتیوں کی آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت اور اہل محفل کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وفضیلت کی پختگی کا احساس دلاتی ہیں۔ علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اِس سے سال بھر اَمن وعافیت رہتی ہے اور یہ نیک عمل ہر نیک مقصد میں فوری کامیابی کی بشارت بنتا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جشن اور جلوسوں کی تاریخ مغلیہ دَورِ حکومت سے پہلے کی ہے۔ ہندوستان کی مسلم اکثریتی ریاستوں اور اضلاع میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منایا جاتا تھا تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منانے اور جلوس نکالنے کی ابتداء لاہور سے ہوئی اور اِس سلسلہ میں سب سے پہلا جلوس اندرون شہر غازی علم الدین شہید کی رہائش گاہ کے نواح میں واقع جامع مسجد تکیہ سادھواں سے نکلا تھا جو اس وقت جناب عنایت اللہ قادری صاحب کی زیر قیادت چند عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مشتمل تھا اور یہ جلوس مختلف راستوں سے ہوتا ہوا مزارِ اَقدس حضرت علی ہجویری المعروف دربار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر ختم ہوا جہاں پر شرکائے جلوس کی دستار بندی کی گئی تھی۔ اور یہ روایت تاحال جاری ہے جس میں اہل ایمان بڑی عقیدت واحترام سے شامل ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں۔

بلاشبہ 12 ربیع الاول شریف کا دن سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُن کی اُمت کے گہرے اور اَنمٹ تعلق کے احیاء کا دن ہے۔ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت پاک نہ صرف مسلمانوں بلکہ کل عالم پر احسانِ عظیم ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے''۔

ماہِ ربیع الاول شریف کی فضیلت ہے کہ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِس ماہ مبارک میں اس دُنیا میں تشریف لائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جملہ اَقوال واَفعال کو حتمی طور پر حجت اور واجب العمل قرار دیا ہے۔ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت واتباع کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات واِرشادات پر عمل پیرا ہونے سے ہے۔ ہمیں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَیسے طریقے سے منانا چاہئے کہ اس کی عزت وتکریم ملحوظ خاطر رہے۔ لیکن اَب جس طرح ہر سال یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منایا جاتا ہے وہ بہت نامناسب اور غلط طرزِ عمل ہے۔ شرعی حدود وقیود کو نظر اَنداز کرتے ہوئے موسیقی کی دھنوں پر گانے ترانے ڈھول کی تھاپ پر رقص دھمال سے نہ جانے کس عقیدت ومحبت کا اِظہار کیا جاتا ہے۔ گلی محلوں اور بازاروں میں بزعم خود غارِ حرا' صفا ومروہ کی علامتی پہاڑیاں بنانے کے علاوہ کئی دیگر غیر شرعی اور غیر اسلامی اَعمال کو اپنی مذہبی اور روحانی محافل کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ کیا یہ سب رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اِظہارِ عقیدت ومحبت ہے یا اپنے مذہب اور عقیدے کے ساتھ منافقت ہے؟ ان سب فضولیات کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے واقعی محبت ہے تو پھر اُن کے اسوۂ حسنہ کو اپنانا ہوگا' ان کی اطاعت واتباع کا دامن مضبوطی سے پکڑتے ہوئے گناہوں سے بچنے کے لئے صدق دل سے توبہ اور نیک اَعمال بجالانے کا عزمِ صمیم اور پختہ عہد کرنا ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق اور ہمت دے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

تفسیرِ یوسفی

فائدہ: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت امین ملت، نیر اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ

فاضل: صوفی باصفا قطب جلی پیر طریقت رہبر شریعت نیر اوجِ شرافت زبدۃ العارفین پیکر ایثار و فنافی الرسول حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی (ایم اے)

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ابدا

مرتب: خلیل احمد یوسفی

ماہِ ربیع الاوّل کا خصوصی مضمون

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سوال عرض کرنے کا طریقہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (البقرۃ:104) ''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

شانِ نُزول:

جب خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ ''رَاعِنَا یارسول اللہ'' اِس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اَقدس کو اَچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجیئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءِ اَدب کے معنی رکھتا تھا اُنہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ اُن کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر مَیں نے اَب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اُس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اُس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں ''رَاعِنَا'' کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ ''اُنْظُرْنَا'' کہنے کا حکم ہوا۔

اِس سے معلوم ہوا کہ اَنبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر اور اُن کی جناب میں کلمات اَدب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک اَدب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ ''**لِلْكٰفِرِیْنَ**'' **میں اشارہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی جناب میں بے اَدبی کفر ہے۔**

سوہنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم آپ کا سوہنا مکھڑا دیکھ رہے ہیں:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرۃ: 144) ''ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پھیر دیں گے اُس قبلہ کی طرف جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشی ہے اَبھی اپنا منہ پھیر دیں مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کریں اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب (جلّ وعلاء) کی طرف سے حق ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ) اُن (کے

بُرے اَعمال) سے بے خبر نہیں''۔

شانِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وشانِ اہل بیت:

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ o (آل عمران:61) ''پھر اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے (حضرت سیّدنا) عیسٰی (علیہ السلام) کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ آپ کو علم آچکا تو اُن سے فرمادیں آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مُباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کی لعنت ڈالیں''۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے میثاق لیا گیا:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ o (آل عمران:81) ''اور یاد کرو جب اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) نے پیغمبروں (علیہم السلام) سے ان کا عہد لیا جو مَیں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اُن پر اِیمان لانا اور ضرور ضرور اُن کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اِقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور مَیں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں''۔ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o (آل عمران:82) ''تو جو کوئی اس (عہد) کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں''۔

محبوب نرم دِل ہیں:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ o (آل عمران:159) ''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دِل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم اُنہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو (تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ معاف فرمائے) اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا اِرادہ پکا کر لو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں''۔

اِس سے معلوم ہوا ہے کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روشن دلیل ہیں:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا o (النسآء:174) ''اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا (یعنی قرآن

پاک)''۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل مبارک کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنا عمل مبارک فرمایا:

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o (الانفال:17) ''تو تم نے اُنہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو آپ نے پھینکی آپ نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے پھینکی اور اِس لئے کہ مسلمانوں کو اِس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) سنتا جانتا ہے''۔

جب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پکاریں:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (الانفال:24) ''اے ایمان والو! اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) اور رسول (کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول (کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہیں اِس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) کا حکم آدمی اور اُس کے دلی اِرادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اُسی کی طرف اُٹھنا ہے''۔

عذاب اِلٰہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے نہیں آتا:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ o (الانفال:33) ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ اُن میں تشریف فرما ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ قادر مطلق) انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جہاد کی محبت سب سے پہلے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ o (التوبہ:24) ''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرمائیں اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (اِنتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) اپنا حکم لائے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم) فاسقوں کو راہ نہیں دیتا''۔

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایمان والوں کے بہت چاہنے والے ہیں:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o (التوبہ:

128) ''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول (ﷺ) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان''۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِيَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ۝ (التوبہ:129) ''پھر اگر وہ منہ پھیریں تو آپ (ﷺ) فرما دیں کہ مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا کسی کی بندگی نہیں مَیں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے''۔

حضور پاک ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں:

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝ (الانبیاء:107) ''اور ہم نے آپ (ﷺ) کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر''۔

حضور پاک ﷺ کا نام نامی ذاتی نام سمجھ کر نہیں لینا:

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا قَدۡ يَعۡلَمُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ يَتَسَلَّلُوۡنَ مِنۡكُمۡ لِوَاذًا فَلۡيَحۡذَرِ الَّذِيۡنَ يُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِهٖۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ فِتۡنَةٌ اَوۡ يُصِيۡبَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝ (النور:63) ''رسول (ﷺ) کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول (ﷺ) کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پڑے (آخرت میں)''۔ منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔ اِس پر یہ آیت مبارکہ نازِل ہوئی۔ الَّذِيۡ يَرٰىكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ۝ (الشعراء:218) ''جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو''۔ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيۡنَ ۝ (الشعراء:219) ''اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو''۔

حضور پاک ﷺ جانوں سے زیادہ قریب ہیں:

اَلنَّبِيُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ (الاحزاب:6) ''یہ نبی (ﷺ) مسلمانوں کے اُن کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور اُن کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں''۔

اُسوۂ حسنہ کامیابی کا اہم راز ہے:

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا ۝ (الاحزاب:21) ''بے شک تمہیں رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی بہتر ہے اِس کے لئے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور پچھلے دن کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو بہت یاد کرے''۔

ختم نبوت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمًا ۝ (الاحزاب:40)

''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) سب کچھ جانتا ہے''۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شاہد ہیں:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ (الاحزاب:45) ''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا''۔ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب:46) ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ) کی طرف اُس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب''۔ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا (الاحزاب:47) ''اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) کا بڑا فضل ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:56) ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اے ایمان والو! اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجو''۔

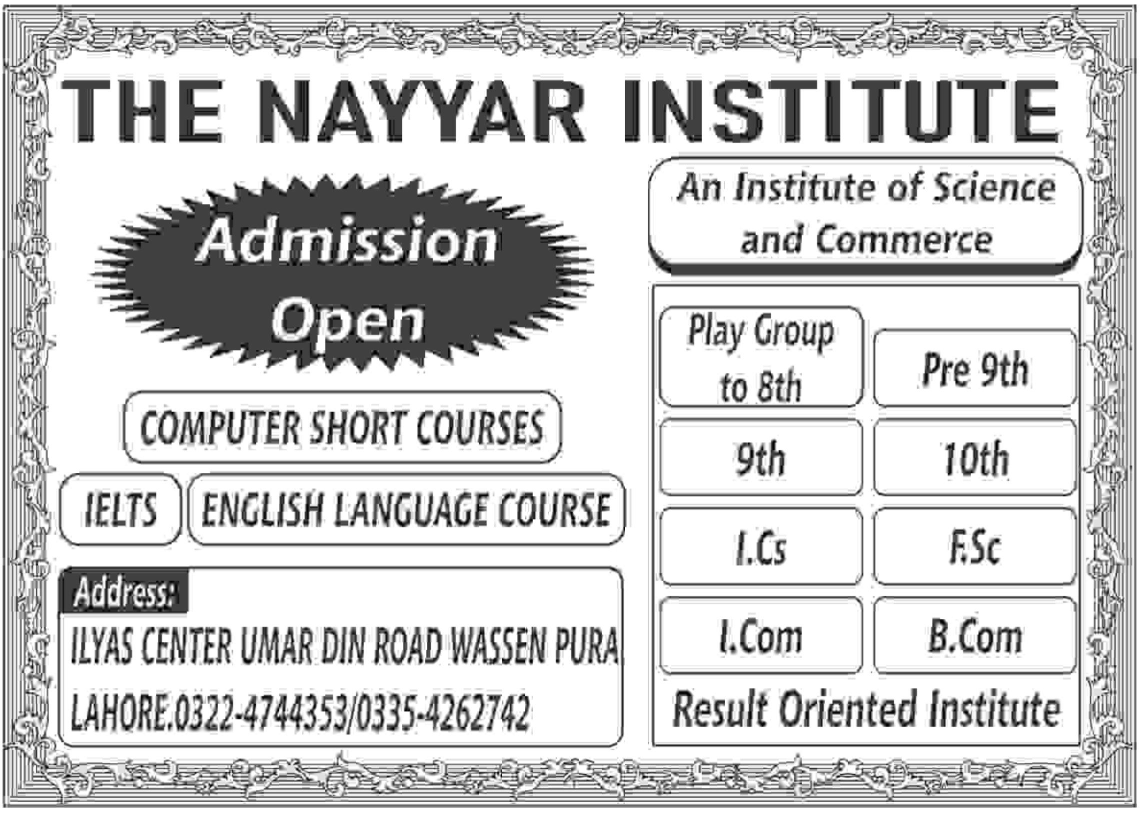

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخِ وِلادتِ باسعادت

ازقلم: پیرطریقت رہبر شریعت صوفی باصفاء منیر اسلام منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

اِس بات کو جان لیں کہ محسنِ اِنسانیت احمد مجتبیٰ حضور سیّدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوشنبہ (یعنی پیر) کے دِن دُنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے۔

علامہ ابنِ کثیر السیر ۃ النبویۃ میں اِس موضوع پر لکھتے ہیں: -''(نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وِلادتِ باسعادت پیر کے روز ہوئی۔ حضرت اِمام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح مسلم میں حضرت غیلان بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت سیّدنا ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے ایک اَعرابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) پیر کے روزے کے بارے میں (شافع یوم النشور حضور سیّدنا) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا فرماتے ہیں؟ (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری وِلادت ہوئی اور یہ وہ دِن ہے جس میں مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔ 1

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''تمہارے عظیم نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیر کے دِن پیدا ہوئے' پیر کے دن اِعلانِ نبوت فرمایا' پیر کے دن مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر (مدینہ منورہ) تشریف لے گئے' پیر کے دن مدینہ منورہ میں قدم رنجا ہوئے اور پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا''۔ 2

اِسی طرح ابنِ کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ ''(ختم الرسل حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وِلادت بھی پیر کے دِن' بعثت بھی پیر کے دِن' مکہ مکرمہ سے ہجرت بھی پیر کے دن' مدینہ طیبہ میں تشریف آوری بھی پیر کے دِن اور دارِ فانی سے اِنتقال بھی پیر کے دِن اور جس روز اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجرِ اَسود اُٹھا کر دیوارِ کعبۃ (اللہ) میں رکھا تھا' وہ بھی پیر کا دِن تھا۔ 3 پھر فرماتے ہیں کہ جنہوں نے تاریخِ وِلادت بروز جمعۃ المبارک سترہ ربیع الاوّل بتائی ہے وہ بالکل غلط اور بعید از حق ہے''۔

''کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وِلادتِ باسعادت ماہِ ربیع الاوّل شریف میں ہوئی''۔ 4

اور اِس بات پر بھی علماءِ اُمّت کا تقریباً اِتفاق ہے کہ ربیع الاوّل شریف کا بابرکت مہینہ تھا۔

اِس بارے میں علماء کرام کے متعدد اَقوال ہیں' ہم یہاں علماءِ محققین کی آراء ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن کے مطالعہ سے آپ بآسانی صحیح نتیجہ اَخذ کر سکیں گے۔

حضرت اِمام ابن جریر طبری' جو فقید المثال مفسر اور بالغ النظر مؤرخ ہیں' وہ اِس بارے میں لکھتے ہیں: ''(سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وِلادتِ (باسعادت) پیر کو ربیع الاوّل (شریف) کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی''۔ 5

حضرت علامہ اِبنِ خلدون جو علم تاریخ اور فلسفۂ تاریخ میں اِمام تسلیم کئے جاتے ہیں بلکہ فلسفۂ تاریخ کے موجد بھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: ''(قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وِلادتِ (باسعادت) عام الفیل کو ماہِ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (12) تاریخ کو ہوئی۔ نوشیرواں کی حکمرانی کا چالیسواں سال تھا''۔ 6

مشہور سیرت نگار حضرت علامہ اِبنِ ہشام (متوفی 213ھ) عالم اِسلام کے سب سے پہلے سیرت نگار حضرت اِمام محمد بن اسحاق

1 مشکوٰۃ ص 179 حدیث 2045' مسند احمد جلد 5 ص 399 حدیث 22550' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 4 ص 293 حدیث 8434' دلائل النبوۃ للبیھقی جلد 1 ص 72' مرقاۃ جلد 4 ص 475 حدیث 2045' مسلم حدیث 1162/198' الجامع لشعب الایمان للبیھقی حدیث 1323' سنن ابوداؤد حدیث 2426' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2117۔ 2 البدایۃ والنہایہ جلد 3 جز 5 ص 241 بحوالہ مسند احمد والسنن الکبریٰ للبیھقی۔ 3 البدایۃ والنہایۃ جلد 1 جز 2 ص 164۔ 4 ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 2 ص 37۔ 5 تاریخ طبری جلد 2 ص 125۔ 6 تاریخ ابن خلدون جلد 2 ص 710۔

رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی ''السیرۃ النبویۃ'' میں رقمطراز ہیں:- ''(رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ پیر بارہ (12) ربیع الاوّل (شریف) کو عام الفیل میں پیدا ہوئے''۔ 7

حضرت علامہ اِبنِ ہشام رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی رحمۃ اللہ علیہ جو علم سیاستِ اِسلامیہ کے ماہرین میں سے ہیں اور جن کی کتاب الاحکام السلطانیہ آج بھی علم سیاست کے طلباء کے لئے بہترین ماخذ ہے۔ اپنی کتاب اعلام النبوۃ میں اِرشاد فرماتے ہیں:- ''واقعہ اَصحابِ فیل کے پچاس روز بعد اور اپنے عظیم والدِ گرامی (حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے اِنتقال کے بعد شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بروز پیر بارہ (12) ربیع الاوّل (شریف) کو پیدا ہوئے''۔ 8

علوم قرآنِ مجید وسُنّتِ مبارک اور فنِ تاریخ کے یہ وہ جلیل القدر علماء ہیں جنہوں نے بارہ (12) ربیع الاوّل شریف کو یومِ میلادِ مصطفی ﷺ تحریر کیا ہے اور دیگر اَقوال کا ذِکر تک نہیں کیا۔ جو اِس بات کی دلیل ہے کہ اِن کے نزدیک صحیح اور معتمد علیہ قول یہی ہے۔

دَورِ حاضر کے سیرت نگار محمد الصادق ابراہیم عرجون جو جامعہ ازہر مصر کے کلیۃ اصول الدین کے سربراہ رہے ہیں۔ اپنی کتاب محمد رسول اللہ (ﷺ) میں تحریر فرماتے ہیں:- ''کثیر التعداد ذرائع سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بروز دوشنبہ بارہ (12) ربیع الاوّل (شریف) عام الفیل کسریٰ نوشیرواں کے عہدِ حکومت میں پیدا ہوئے۔ اور اِن علماء کے نزدیک جو مختلف سمتوں کی آپس میں تطبیق کرتے ہیں اُنہوں نے عیسوی تاریخ میں 20 اگست 570ء بیان کی ہے''۔ 9

علامہ محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ جو قاہرہ یونیورسٹی کی لائبریری کے اَمین تھے۔ اُنہوں نے اپنی کتاب **محمد رسول اللہ** میں لکھا ہے:- ''حبیبِ کبریا حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ پیر کے دن فجر کے وقت ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (12) تاریخ کو بمطابق 20 اگست 570ء میں پیدا ہوئے۔ اہل مکہ مکرمہ سرکارِ کائنات ﷺ کے مقامِ وِلادت کی زیارت کے لئے اِسی تاریخ کو جایا کرتے ہیں''۔ 10

''حضرت اِمام ابن اِسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ مبارک پیر کے دِن بارہ (12) ربیع الاوّل (شریف) عام الفیل کو ہوئی''۔ 11

حضرت اِمام الحافظ ابوالفتح محمد بن محمد بن عبداللہ محمد بن یحییٰ بن سیدالناس الشافعی الاندلسی اپنی سیرت کی کتاب عیون الاثر میں تحریر فرماتے ہیں:- ''ہمارے آقا و مولا سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پیر کے روز بارہ (12) ربیع الاوّل (شریف) کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد ختم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ (ﷺ) کی وِلادت ہوئی''۔ 12

سیّد عبدالقدوس ہاشمی عالم دین ہونے کے علاوہ فنِ تقویم میں بھی یدِطولیٰ رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اِس فن پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ''تقویم تاریخی'' ہے' اِن کے نزدیک بھی صحیح تاریخِ وِلادت بارہ (12) ربیع الاوّل شریف ہے۔

اہلِ حدیث کے مشہور عالم نواب سیّد محمد صدیق حسن خان (بھوپالی) اپنی کتاب اَلشَّمَامَۃُ الْعَنْبَرِیَّۃُ مِنْ مَّوْلِدِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ میں لکھتے ہیں کہ وِلادت شریف مکہ مکرمہ میں وقتِ طلوعِ فجر بروز پیر شبِ دوازدہم ربیع الاوّل (یعنی 12 ربیع الاوّل) عام الفیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ ابنِ جوزی نے اس سے اِتفاق کیا ہے۔ 13

دیوبند مکتبِ فکر کے مفتی محمد شفیع صاحب سیرت خاتم الانبیاء میں رقمطراز ہیں:- الغرض جس سال اَصحابِ فیل کا حملہ ہوا اُس کے ماہِ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ 14 روز دوشنبہ دُنیا کی عمر میں

---

7 السیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد 1 ص 171۔ 8 اعلام النبوۃ ص 192۔ 9 محمد رسول اللہ جلد 1 ص 102۔ 10 محمد رسول اللہ جلد 2 ص 19۔ 11 الوفا ابن جوزی ص 90۔ 12 عیون الاثر جلد 1 ص 26۔ 13 الشمامۃ العنبر یہ من مولد خیر البریہ ص 7۔ 14 مگر مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن البزار نے اِس پر اِجماع نقل کر دیا اور اِسی کو کامل ابنِ اثیر میں اِختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا مکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اِختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اِختلاف مطالع اَیسا اِعتماد نہیں ہو سکتا کہ جمہور کی مخالفت اِس کی بناء پر کی جائے۔ (کذا فی المواہب) سیرت خاتم الانبیاء ص 27 حاشیہ من وعن۔

ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل و نہار کے اِنقلاب کی اَصلی غرض آدم اور اَولادِ آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دُعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رونق اَفزائے عالم ہوتے ہیں۔ 15

ہمیں سیرت نگاروں، محدثین، مفسرین، تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات کو ماننا چاہیئے۔ مرفوع روایت کی موجودگی میں کسی مؤرخ یا ماہرِ فلکیات کا یہ کہنا کہ بارہ (12) ربیع الاوّل شریف تاریخِ وِلادت نہیں۔ ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ صاحبِ لولاک حضور سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم 12 ربیع الاوّل شریف عام الفیل پیر کے دن صبح کے وقت اِس جہاں ہست و بود میں اپنے وجودِ عنصری کے ساتھ تشریف لائے۔

خلاصہ کلام: علمائے کرام کے اِن اَقوال کے نقل کرنے کے بعد قارئین کرام کی خدمت میں مصر کے نابغۂ روزگار عالم جو علم وفضل اور زہد و تقویٰ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اُن کا قول قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حق کے متلاشی کے لئے اِطمینان اور تسکین ہے۔ حضرت اِمام محمد ابو زہرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت پر لکھی ہوئی کتاب خاتم النّبیین میں اِس مسئلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں: ''علمائے روایت کی ایک عظیم کثیر جماعت اِس بات پر متفق ہے کہ یوم میلاد عام الفیل ماہ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہ (12) تاریخ ہے''۔ اِس کے بعد اُنہوں نے دوسرے اَقوال بھی ذکر کئے ہیں لیکن اِن پر بایں اَلفاظ تبصرہ فرمایا ہے:- ''کہ جمہور علماء کے قول کے مقابلے میں یہ روایتیں مشہور نہیں۔ نیز علم روایت میں ترجیح کا دَارومدار عقل پر نہیں ہوتا بلکہ نقل پر ہوتا ہے''۔ 16

برصغیر پاک و ہند کے مشہور متفقہ شیخ الحدیث شیخ محقق علی الاطلاق برکت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب **مدارج النبوت** میں تاریخِ میلاد کے بارے میں اس طرح بیان کرتے ہیں؟

''خوب جان لو کہ جمہور اہلِ سیر و تواریخ کی یہ رائے ہے کہ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی اور واقعہ فیل کے چالیس روز یا پچپن روز بعد اور یہ دوسرا قول سب اَقوال سے زیادہ صحیح ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی۔ بعض علماء نے اِس قول پر اِتفاق کا دعویٰ کیا ہے''۔ یعنی سب علماء اِس پر متفق ہیں۔ 17

بارہ ربیع الاوّل شریف ہی تاریخِ وِلادت ہے:

حضرت اِمام بیہقی، حضرت اِمام قسطلانی اور شیخِ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم کے اَقوال حضرت امام ابوبکر احمد بن **الحسین البیہقی** رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب **دلائل النبوۃ** میں تحریر کرتے ہیں: ''(احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وِلادتِ باسعادت، پیر کے دن عام الفیل میں ماہِ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہویں رات گزرنے پر ہوئی''۔ 18

اِسی طرح حضرت اِمام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں: ''مشہور قول یہی ہے کہ پیر کے دن ربیع الاوّل کو (حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ شریفہ ہوئی اِسی بات پر تمام اہل مکہ (مکرمہ) اَگلے پچھلے متفق ہیں کہ وہ آج تک بارہ (12) ربیع الاوّل (شریف) کو حضور (سیّدنا نبی کریم) صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام وِلادت شریف کی زیارت (پاک) کرتے ہیں''۔ 19

☆ چونکہ (ختم الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وِلادتِ باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی لہٰذا تاریخِ وِلادت شریفہ کے معاملہ میں اُنکی بات کو ترجیح دینا، تقاضائے عقل کے عین مطابق ہے۔

15 سیرت خاتم الانبیاء ص 27 چھاپہ مکتبۃ العلم 18 اردو بازار لاہور۔ 16 خاتم النّبیین، امام محمد ابو زہرہ 1 ص 115۔ 17 مدارج النبوت جلد 2 ص 14 (فارسی)۔ 18 دلائل النبوۃ جلد 1 ص 74 (دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)۔ 19 زرقانی علی المواہب جلد 1 ص 132۔

☆ شیخِ محقق حضرت سیّدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں سب سے پہلا قول نقل کیا ہے کہ ولادتِ نبوی ﷺ بارہ (12) ربیع الاوّل شریف کو ہوئی۔ بعض اور اَقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

''**قول اَوّل اشہر و اکثرست و عمل اہل مکہ بریں ست' در زیارت کردن ایشاں موضع ولادت شریف را دریں شب وخواندن مولود**''۔ 20 اکثر اہل اِسلام کے درمیان مشہور ترین قول یہی ہے کہ آپ کی ولادتِ (باسعادت) بارہ ربیع الاوّل (شریف) کو ہوئی۔ اہل مکہ (مکرمہ) کا اِسی پر عمل ہے کہ وہ بارہ ربیع الاوّل (شریف) کی رات کو حضور (سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم) ﷺ کی جائے وِلادت (شریفہ) کی زیارت کرتے ہیں اور اِس رات کو مولود خوانی کرتے ہیں۔

مجدّدِ دین وملّت اِمام اہلسنّت اِمام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد 26 صفحہ 411 میں لکھا ہے۔

حضرت علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور فاضل زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مشہور یہ ہے کہ شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بارہ (12) ربیع الاوّل بروز پیر پیدا ہوئے حضرت اِمام المغازی محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا یہی قول ہے''۔ 21

شیخ محقق حضرت سیّدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مَا ثَبَتَ بِالسَّنَةِ فِيْ اَيَّامِ السَّنَةِ میں لکھتے ہیں:- خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ باسعادت کے سال میں اِختلاف ہے اکثر علماء عام الفیل کہتے ہیں اور یہی حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور بعض علماء اِس کو متفق علیہ بتاتے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ آپ ﷺ عام الفیل کے پچاس دِن بعد پیدا ہوئے اور یہی مذہب سہیلی اور اُن کی جماعت کا ہے۔ وِلادتِ باسعادت کا مہینہ ربیع الاوّل شریف ہی مشہور ہے۔ یہی قول جمہور علماء کا ہے اور حضرت ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اِسے متفق علیہ نقل کیا ہے۔ ربیع الاوّل شریف کے کسی پیر کے دِن پیدا ہوئے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ بارھویں تاریخ ہے اور یہی مشہور ہے۔ اِسی پر اہلِ مکہ کا عمل ہے' اِسی تاریخ کو وہ سیّدالانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی جائے وِلادت شریف کی زیارت کرتے۔ حضرت طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب کا اِس پر اِتفاق ہے کہ آپ بارہ ربیع الاوّل شریف کو پیر کے دِن پیدا ہوئے انتہی۔

وفات النبی ﷺ:

63 سال کی عمر مبارک میں 23 سالہ دورِ تبلیغ اُس دِن مکمل ہوا جس دِن میں آپ ﷺ نے اِس دارِفانی سے پردہ فرمایا۔ آپ ﷺ کا وِصالِ مبارک پیر کے دِن ہوا۔ 22 اِس کے راوی حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح سندوں کے ساتھ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ' امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ' حضرت سعد' حضرت سیّدنا عروہ' حضرت سیّدنا ابن مسیب' حضرت سیّدنا ابن شہاب رضی اللہ عنہم کو راوی بتاتے ہیں۔

وصالِ پاک کے بارے میں مختلف روایات

(1) وصالِ پاک کی تاریخ پہلی ربیع الاوّل شریف:

''حضرت ابونعیم فضل بن دکین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں 11ھ کو بروز پیر ربیع الاوّل (شریف) کا چاند چڑھتے ہوئے وصال فرمایا''۔ یعنی ربیع الاوّل شریف کی ایک تاریخ تھی۔ 23

''حضرت یعقوب بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یحییٰ بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا اُنھوں نے حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں' احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے پیر کے روز وفات شریف پائی جبکہ ربیع الاوّل (شریف) کی پہلی

20 مدارج النبوت جلد 2 ص 14۔ 21 شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ المقصد الاوّل ذکر تزوج عبداللہ آمنہ دارالمعرفۃ بیروت جلد 1 ص 132۔ 22 مواہب اللدنیہ جلد 1 ص 649۔
23 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 جز 5 ص 242' ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام شمارہ فروری 2012 ص 41۔

رات گزر چکی تھی''۔ 24

(2) وصال پاک کی تاریخ دو ربیع الاوّل شریف:

(i) **کتاب المغازی** میں حضرت سیّدنا سلیمان بن طرخان **التیمی** رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:-''(ابو القاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ 22 صفر المظفر کی رات کو صاحبِ فراش ہوئے اور آپ ﷺ کی تکلیف کا آغاز آپ ﷺ کی لونڈی کے پاس ہوا' جسے ریحانہ کہا جاتا تھا۔ جو یہودی قیدیوں میں سے تھیں اور سب سے پہلے آپ ﷺ ہفتہ کے روز بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی وفات شریف پیر کے دن ہوئی جبکہ ماہ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں اور آپ ﷺ کو مدینہ منورہ آئے ہوئے پورے دس سال ہو چکے تھے''۔ 25

(ii) حضرت واقدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ ہم سے بیان کیا' وہ فرماتے ہیں:-''(سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ بدھ کے روز جبکہ 11ھ کے صفر المظفر کی گیارہ راتیں باقی تھیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کے گھر میں شدید علیل ہو گئے اور آپ ﷺ کے پاس تمام اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن جمع ہو گئیں اور آپ ﷺ تیرہ (13) دن علیل رہے اور پیر کے دن جبکہ 11ھ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں آپ ﷺ نے وصال شریف فرمایا''۔ 26

(3) وصال پاک کی تاریخ 10 ربیع الاوّل شریف:

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:''جب (نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع اَدا فرما لیا تو آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور وہاں ذی الحجہ کا بقیہ مہینہ' محرم الحرام اور صفر المظفر گزر گیا اور 10 ربیع الاوّل (شریف) کو پیر کے دن وفات (شریف) پائی''۔ 27

(4) وصال پاک کی تاریخ 11 ربیع الاوّل شریف:

تاریخ طبری جلد 2 ص 88 میں ہے۔''جب (احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے مرض کا آغاز ہوا اُس وقت صفر المظفر کی دو راتیں باقی رہتی تھیں''۔ 28

یہ سارے اَحباب اِس بات کے قائل ہیں کہ صفر المظفر کے مہینے کے آخری دو دِن باقی تھے کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ علیل ہوئے اور کل 13 ایام آپ ﷺ بیمار رہے۔ اِس اِعتبار سے آپ ﷺ کی وفات شریف 11 ربیع الاوّل شریف کو بنتی ہے۔ اِمام مسلم کی صحیح روایت کے پیشِ نظر نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف پیر کے روز ہوا۔

(5) بارہ ربیع الاوّل شریف 11ھ کو پیر کا دن نہیں تھا:

حضرت سیّدنا ابو القاسم سہیلی رحمۃ اللہ علیہ **الروض** میں بیان کرتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے:''12 ربیع الاوّل (شریف) 11ھ کو پیر کے دن (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی وفاتِ پاک کا وقوع متصوّر ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے 10ھ کے حجۃ الوداع میں جمعۃ المبارک کے روز وقوف فرمایا اور یکم ذو الحجہ جمعرات کو تھی۔ پس اِس لحاظ سے مہینوں کو مکمل یا ناقص یا بعض کو مکمل اور بعض کو ناقص 29 شمار کیا جائے تو یہ تصوّر ہی نہیں ہو سکتا کہ پیر کا دن 12 ربیع الاوّل (شریف) کو ہو''۔ 30

اشرف علی تھانوی صاحب دیو بندی نے لکھا ہے:

''اور وفات آپ کی شروع ربیع الاوّل سنہ دس ہجرت روز دو شنبہ کو قبل زوال یا بعد زوالِ آفتاب ہوئی۔ اور تاریخ کی تحقیق نہیں

---

24 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 جز 5 ص 242۔ 25 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 جز 5 ص 242۔ 26 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 جز 5 ص 242۔ 27 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 جز 5 ص 242۔
28 تاریخ ابنِ خلدون جلد 2 ص 61 عربی مترجم جلد 2 ص 205' الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد 2 ص 317' مدارج النبوت مترجم جلد 2 ص 707' تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس جلد 2 ص 116' جوامع السیرۃ ابن حزم ص 263۔ 29 مکمل سے مراد تیس (30) اور ناقص سے مراد اُنتیس (29) دن۔ 30 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 جز 5 ص 243۔

ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب دُرست نہیں ہوتا کیونکہ اِس سال ذی الحجہ نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے بس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاوّل دوشنبہ کسی طرح نہیں ہوسکتی 12 منہ''۔ 31

اِمام احمد رضا فاضل بریلوی صاحب نے لکھا ہے:

فتاویٰ رضویہ شریف جلد 26 ص 418 میں رقم طراز ہیں۔ جب ذی الحجہ 10 ہجری کی 29 تاریخ روز پنج شنبہ (جمعرات) تھی تو ربیع الاوّل شریف 11 ہجری کی 12 تاریخ کسی طرح بھی روز دو شنبہ (پیر) نہیں آتا۔

غور فرمائیں: اگر ذی الحجہ، محرم الحرام اور صفر المظفر تینوں مہینے 30۔30 کے کئے جائیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز چہار شنبہ (بدھ) کو ہوئی اور پیر کی چھ اور تیرہ ربیع الاوّل شریف آئی اور اگر تینوں 29۔29 کے لیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز یک شنبہ (یعنی اتوار) ہوتا ہے اور پیر کی دوسری اور نویں تاریخ آتی ہے۔ اور اُن میں کوئی ایک ناقص اور دو کامل لیں تو پہلی سہ شنبہ (منگل) کی ہوتی ہے اور پیر ساتویں اور چودھویں ربیع الاوّل شریف کو آتا ہے اور اگر ایک کامل اور دو ناقص لیں تو پہلی پیر کی ہوتی ہے پھر پیر کی آٹھویں اور پندرھویں ہوتی ہے۔

غرض 12 تاریخ ربیع الاوّل شریف میں کسی حساب سے پیر والے دِن نہیں آتی اور اِن چار صورتوں کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی بھی صورت میں آپ کا وصال پاک 12 ربیع الاوّل شریف کو ثابت نہیں ہوتا۔

اگر وِلادت شریف اور وفات شریف دونوں کی تاریخ 12 ربیع الاوّل شریف ہے تو ہمیں پھر بھی شریعت نے نعمتِ اِلٰہی کا چرچا کرنے اور غم پر صبر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ؀** (الضحیٰ: 11) ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔ (**حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کی سب سے بڑی نعمت ہیں**)۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ؀** (ابراہیم: 28) 32 ''کیا تم نے اُنہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نعمت، ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اُتارا''۔ اِس میں نعمت سے مراد **حضرت سیّدنا محمد ﷺ ہیں**۔ دیکھیں:-

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتا ہے: **قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا** .... (یونس: 58) ''اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (ﷺ) فرما دیں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کا فضل اور اُسی کی رحمت ہے اور چاہئے کہ اِس پر خوشی کریں''۔

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اور قرآنِ مجید، اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا ربیع الاوّل شریف میں خصوصی اِہتمام کے ساتھ حبیب کبریا حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ باسعادت کی خوشی منانا اور رمضان المبارک کے مہینہ میں نزولِ قرآنِ مجید کا جشن منانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

کتنا عجیب واقعہ ہے کہ بعض لوگ جشنِ نزولِ قرآنِ مجید تو مناتے ہیں مگر صاحبِ قرآن، اِمام المرسلین، خاتم النّبیین حضور سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ جن کی برکت سے قرآنِ مجید ملا، اُن کی وِلادتِ باسعادت پر خوشی کے اِظہار پر ناراض ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا 12 ربیع الاوّل شریف کو روزِ ماتم نہ کیا جائے بلکہ روزِ سرورِ وِلادت شریفہ کیا جائے۔

☆☆☆

31 نشر الطیب ص 194۔ 32 بخاری جلد 2 ص 566 حدیث نمبر 3977، فتح الباری جلد 7 ص 386-385، عمدۃ القاری جلد 9 جز 17 ص 92، تیسیر الباری جلد 5 ص 251، تفہیم البخاری جلد 6 ص 29۔

حقوقِ زوجین

اچھے میاں بیوی

AVAILABLE

تالیف

صوفی باصفا، قطب جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّرِ اوجِ
شرافت زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول
پروانہ توحید و رسالت سرمایہ اسلام، منیر اسلام

منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

(ایم۔اے)

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0313-3333777

ملنے کا پتا: نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

480 بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولرز

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 0322-4743180 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہیگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد دمشقی ہسپتال، بند روڈ لاہور

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا
اور وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

مرتب: پیر طریقت رہبر شریعت بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف)

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''مَیں اَولادِ آدم کے بہترین طبقات سے ہوتا ہوا اِس طبقے میں پہنچا ہوں جس میں مَیں پیدا ہوا ہوں''۔ 1

کس کس کا انتخاب ہوا:

حضرت سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَیں نے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے اَولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا''۔ 2

سب سے پہلے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت (حضرت سیّدنا) آدم (علیہ السلام) کی اَولاد کا سردار مَیں ہوں گا۔ سب سے پہلے مجھے قبر سے اُٹھایا جائے گا، سب سے پہلے مَیں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی''۔ 3

بابِ جنت پر سب سے پہلے:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمام اَنبیا (کرام علیہم السلام) سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے اور بابِ جنت پر سب سے پہلے میں دستک دوں گا''۔ 4

خازنِ جنت:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن مَیں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کے کھولنے کا مطالبہ کروں گا تو محافظ پوچھے گا، آپ کون ہیں؟ مَیں کہوں گا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ وہ عرض کرے گا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے پہلے کسی کے لئے (دروازہ) نہ کھولوں''۔ 5

سب سے پہلا سفارش کرنے والا مَیں ہوں:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''مَیں جنت میں (داخلے کے لئے) سب سے پہلے سفارش کروں گا، تمام اَنبیاء (کرام علیہم السلام) میں سے میری تصدیق کرنے والے زیادہ ہوں گے بلاشبہ اَنبیاء (کرام علیہم السلام) میں سے کوئی اَیسا نبی بھی ہوگا جس کی اُس کی اُمّت میں سے صرف ایک آدمی نے تصدیق کی ہوگی''۔ 6

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''میری اور

1 صحیح بخاری حدیث 3364، مسند احمد حدیث 8844، مسند ابو یعلی حدیث 6553، شعب الایمان حدیث 1392، مسند فردوس حدیث 2095، کشف الخفاء حدیث 917، مشکوٰۃ حدیث 5739۔ 2 صحیح مسلم حدیث 2276، سنن ترمذی حدیث 3605، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 31731، مسند ابو یعلی حدیث 7487، **المعجم** الکبیر للطبرانی حدیث 161، السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 12852، شعب الایمان **للبیہقی** حدیث 1391۔ 3 صحیح مسلم حدیث 2278، سنن ابو داؤد حدیث 4673، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 31768۔ 4 صحیح مسلم حدیث 196، السنن الکبریٰ **للبیہقی** جلد 9 ص 4، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 31781، مسند ابو یعلی حدیث 3959۔ 5 صحیح مسلم حدیث 197، مسند احمد جلد 3 ص 136، مسند ابو عوانہ حدیث 914، مسند عبد بن حمید حدیث 1271۔ 6 صحیح مسلم حدیث 196، مشکوٰۃ حدیث 5744۔

دوسرے اَنبیاء (کرام علیہم السلام) کی مثال اِس طرح ہے جیسے ایک محل ہو جسے بہترین اَنداز میں تعمیر کیا گیا ہو لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے اِس کے گرد چکر لگاتے ہیں اور اُس اینٹ کی جگہ کے علاوہ اُس کے حسن تعمیر پر تعجب میں پڑ جاتے ہیں' وہ مَیں تھا جس نے اِس اینٹ کی جگہ کو پورا کیا۔ میرے ساتھ ہی تعمیر مکمل کر دی گئی اور میرے ساتھ ہی رسالت بھی مکمل کر دی گئی''۔ 7

سب سے زیادہ میرے متبعین:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام اَنبیاء (کرام علیہم السلام) کو معجزات عطا کئے گئے جن کے مطابق اِنسان اُن پر اِیمان لائے' اور جو مجھے عطا کیا گیا وہ وحی (یعنی قرآن مجید) ہے' اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) نے میری طرف وحی بھیجی' مَیں اُمید کرتا ہوں کہ روزِ قیامت اُن (اَنبیاء کرام علیہم السلام) سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے''۔ 8

پانچ چیزیں عطا کی گئیں:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں: ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' تمام زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی ہے' میرے امتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ وہیں نماز پڑھ لے' میرے لئے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لئے حلال نہیں تھا' مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے اور ہر نبی (علیہ السلام) اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے تمام اِنسانوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہے''۔ 9

چھ چیزوں میں سب انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دوسرے اَنبیاء (کرام علیہم السلام) پر چھ چیزوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے: مجھے جوامع الکلم (بات مختصر' مفہوم زیادہ) عطا کئے گئے ہیں' رُعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' مالِ غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا ہے' میرے لئے تمام زمین سجدہ گاہ اور پاک قرار دی گئی ہے مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے''۔ 10

جَوَامِعُ الْکَلِم:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے' رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور اس دوران کے مَیں سویا ہوا تھا مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور انہیں میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا ہے''۔ 11

مشرق ومغرب دیکھنا:

حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو مَیں نے اِس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا اور جس قدر زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی وہاں تک میری اُمّت کی حکومت پہنچے گی''۔ 12

---

7 صحیح بخاری حدیث 3535' صحیح مسلم حدیث 2286' مسند احمد حدیث 7479' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 11422' صحیح ابن حبان حدیث 6406' مسند عبد بن حمید حدیث 1172۔
8 مشکوٰۃ حدیث 5746' صحیح بخاری حدیث 4981' صحیح مسلم حدیث 239' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 11129' مسند احمد حدیث 849۔ 9 صحیح بخاری حدیث 335' صحیح مسلم حدیث 523' سنن نسائی حدیث 432' سنن دارمی حدیث 1429۔ 10 صحیح مسلم حدیث 523' سنن ترمذی حدیث 1553' مسند احمد حدیث 9326' مسند ابویعلی حدیث 6491' صحیح ابن حبان حدیث 2313' مسند ابوعوانہ حدیث 1169۔ 11 صحیح بخاری حدیث 122' صحیح مسلم حدیث 523' صحیح ابن حبان حدیث 6363' مشکوٰۃ حدیث 5749۔ 12 مشکوٰۃ حدیث 5750' صحیح مسلم حدیث 2889' سنن ترمذی حدیث 2176' سنن ابوداؤد حدیث 4252' سنن ابن ماجہ حدیث 3952۔

ہمارے آقا کریم ﷺ کی صفات:

حضرت سیّدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مَیں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی مَیں نے کہا' مجھے (سیّدالعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی اُس صفت کے متعلق بتائیں جو تورات میں مذکور ہے' اُنہوں نے فرمایا: ''ٹھیک ہے' اللہ کی قسم! آپ (ﷺ) کی جو صفات قرآن کریم میں ہیں' اُن میں سے بعض تورات میں مذکور ہیں' جیسا کہ: ''اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم نے آپ (ﷺ) کو خوشخبری سنانے والا' ڈرسنانے والا اور بے پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے' آپ (ﷺ) میرے بندے اور میرے رسول (ﷺ) ہیں' مَیں نے آپ (ﷺ) کا نام متوکل رکھا ہے' آپ (ﷺ) نہ تو بداَخلاق ہیں اور نہ سخت دِل ہیں' آپ (ﷺ) بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں نہ بُرائی کا جواب بُرائی سے دیتے ہیں' بلکہ آپ (ﷺ) درگزر کرتے ہیں' معاف کرتے ہیں' اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن کی روح قبض نہیں کرے گا حتی کہ وہ اُن کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا کرالے' اور وہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کا اِقرار کرلیں اور وہ اس (کلمے) کے ذریعے اَندھی آنکھوں کو قوت بینائی' بہرے کانوں کو قوت سماعت اور غلاف میں بند دِلوں کو کھول دے گا''۔ 13

تین چیزوں سے محفوظ:

حضرت سیّدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (جل جلالہ) نے تمہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے' تمہارے نبی تمہارے لئے یہ بددُعا نہیں کریں گے کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ' اہل باطل' اہل حق پر غالب نہیں ہوں گے اور تم گمراہی پر اکٹھے نہیں ہو گے''۔ 14

دو تلواریں:

حضرت سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (جل جلالہ) اِس اُمّت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا' ایک اُن کی اپنی تلوار اور ایک اُس کے دشمن کی تلوار (یعنی اَیسا نہیں ہو گا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بھی ہو اور دشمن بھی اُن پر حملہ آور ہو)''۔ 15

اَنَا مُحَمَّدٌ:

حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''وہ (غصے کی حالت میں' حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں آئے گویا اُنہوں نے کچھ (نسب میں طعن) سنا تھا' (حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''مَیں کون ہوں؟'' صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' آپ (ﷺ) اللہ (جل جلالہ) کے رسول (ﷺ) ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَیں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں' اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مجھے ان میں سے بہتر گروہ میں پیدا فرمایا' پھر اُس نے اُن کے قبیلے بنائے تو مجھے اُن سب سے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا' پھر اُن کو گھرانے گھرانے بنایا تو مجھے اُن میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا' مَیں اُن سے نفس وحسب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور اُن کے گھرانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں''۔ 16

منصب نُبوت کب ملا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (ﷺ) نبوت کے منصب سے کب نوازے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مابین تھے''۔ 17

---

13 صحیح بخاری حدیث 2125' مشکوٰۃ حدیث 5752' مسند احمد حدیث 6622۔ 14 مشکوٰۃ حدیث 5755' سنن ابوداؤد حدیث 4253' الجامع الصغیر حدیث 1656۔ 15 سنن ابوداؤد حدیث 4301' مشکوٰۃ حدیث 5756' مسند احمد حدیث 23989' الجامع الصغیر حدیث 7369۔ 16 سنن ترمذی حدیث 3607' مشکوٰۃ حدیث 5757۔ 17 سنن ترمذی حدیث 3609' دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 2 ص 130' کشف الخفا جلد 2 ص 170۔

بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام:

حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’مَیں تو اُس وقت سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب (حضرت) آدم علیہ السلام اَبھی (ڈھانچے کی حالت میں) مٹی کی صورت میں پڑے ہوئے تھے، اور مَیں اَبھی اپنے معاملے (یعنی نبوت) کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، مَیں (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کی دُعا، (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو اُنہوں نے میری پیدائش کے قریب دیکھا تھا کہ اُن کے لئے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات اُن کے سامنے روشن ہو گئے‘‘۔ 18

مَیں ساری اَولادِ آدم کا سردار ہوں:

حضرت سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’مَیں روزِ قیامت (حضرت) آدم علیہ السلام کی اَولاد کا سردار ہوں گا، اور مَیں یہ ازراہِ فخر نہیں کہتا، حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، اور مَیں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، اُس روز (حضرت) آدم علیہ السلام سمیت تمام اَنبیاء (کرام علیہم السلام) میرے پرچم تلے ہوں گے، سب سے پہلے مجھے قبر سے اُٹھایا جائے گا، اور مَیں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا‘‘۔ 19

اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ’’(شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باہر سے تشریف لائے اور اُن کے قریب ہو گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں باتیں کرتے ہوئے سنا، کسی نے کہا: اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) نے (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (حضرت) موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، کسی اور نے کہا: (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام تو وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، کسی نے کہا: (حضرت) آدم علیہ السلام کو کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے انہیں منتخب فرمایا: اِس دوران (سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: ’’مَیں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں، اور تمہارا تعجب کرنا کہ (حضرت) ابراہیم علیہ السلام، اللہ کے خلیل ہیں، اور وہ اسی طرح ہیں، (حضرت) موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں، وہ بھی اسی طرح ہیں، (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام اُس کی روح اور اُس کا کلمہ ہیں، وہ بھی اِسی طرح ہی ہیں، (حضرت) آدم علیہ السلام کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے منتخب فرمایا ہے، یہ بھی حقیقت ہے، جبکہ مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا حبیب ہوں اور مَیں یہ بات اَزراہِ فخر نہیں کہتا، روز قیامت حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، (حضرت) آدم علیہ السلام اور باقی سب اَنبیاء (کرام علیہم السلام) اُسی کے نیچے ہوں گے اور مَیں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، روز قیامت میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی، اور یہ مَیں ازراہ فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے مَیں ہی جنت کے کنڈے ہلاؤں گا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) میرے لئے کھول دے گا اور مجھے اُس میں داخل فرمائے گا، میرے ساتھ غریب اِیماندار ہوں گے اور مَیں اِس پر فخر نہیں کرتا، اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) کے ہاں تمام اَوّلین وآخرین سے سب سے زیادہ معزز مَیں ہوں اور مَیں اِس پر فخر نہیں کرتا‘‘۔ 20

حمد کا جھنڈا میرے پاس:

حضرت سیّدنا عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے

18 موارد الظمآن حدیث 2093، مسند احمد جلد 4 ص 127 حدیث 17280، شرح السنۃ للبغوی حدیث 3625، صحیح ابن حبان حدیث 6404، مستدرک حاکم حدیث 4175، **المعجم** الکبیر للطبرانی حدیث 630-629۔ 19 سنن ترمذی حدیث 3748، مشکوٰۃ حدیث 5761، سنن ابوداؤد حدیث 4673، سنن ابن ماجہ حدیث 4308، مسند احمد حدیث 2546، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 36013، مسند ابویعلی حدیث 4305، **المعجم** الکبیر للطبرانی حدیث 12777۔ 20 مشکوٰۃ حدیث 5762، سنن ترمذی حدیث 3616، سنن دارمی حدیث 48۔

ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہم (دُنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں اور روزِ قیامت (جنت میں داخل ہونے والوں میں) ہم سب سے آگے ہوں گے' مَیں کسی فخر کے بغیر یہ بات کہتا ہوں کہ (حضرت) ابراہیم علیہ السلام اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) کے خلیل ہیں' (حضرت) موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور مَیں حبیب اللہ ہوں' روزِ قیامت حمد کا پرچم میرے ساتھ ہوگا' اللہ (تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم) نے میری اُمّت کے متعلق مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہے' اور اُس نے اُنہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے' وہ انہیں عام قحط میں مبتلا نہیں کرے گا' دشمن اُس کو مکمل طور پر ختم نہیں کرسکے گا' اور وہ اُن سب کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا''۔ 21

اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''مَیں تمام رسولوں کا قائد ہوں' یہ بات مَیں ازراہِ فخر نہیں کہتا' مَیں خاتم النبیین ہوں' فخر سے نہیں کہتا' مَیں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور مَیں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا''۔ 22

مَیں خطیب ہوں گا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب لوگوں کو (قبروں سے) اُٹھایا جائے گا تو مَیں سب سے پہلے نکلوں گا' جب وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ اَحکم الحاکمین) کے حضور پیش ہوں گے تو مَیں اُن کا قائد ہوں گا' جب وہ خاموش ہوں گے تو مَیں اُن کی طرف سے بات کروں گا' جب اُنہیں روک لیا جائے گا (حساب شروع نہیں ہوگا) تو مَیں اُن کی سفارش کروں گا' جب وہ نا اُمید ہوجائیں گے تو مَیں اُنہیں (مغفرت ورحمت کی) خوشخبری سناؤں گا' کرامت اور چابیاں اُس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی' اُس روز حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا' میرے رب (ذوالجلال والاکرام) کے ہاں تمام اِنسانوں سے میری سب سے زیادہ عزت ہوگی' ہزار خادم میرے اِرد گرد چکر لگا رہے ہوں گے' گویا وہ پوشیدہ (بند کئے ہوئے) انڈے ہیں' یا بکھرے ہوئے موتی ہیں''۔ 23

جنتی لباس:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایک جنتی جوڑا پہنایا جائے گا' پھر مَیں عرش کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا' اور میرے علاوہ مخلوق میں سے کوئی اور اُس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا''۔ 24

طلبِ وسیلہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو''۔ اُنہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وسیلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے' وہ صرف ایک ہی آدمی کو نصیب ہوگا' اور مَیں اُمید کرتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا''۔ 25

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب روزِ قیامت ہوگا تو مَیں اَنبیاء (کرام علیہم السلام) کا اِمام ہوں گا' اُن کا خطیب اور (مقامِ محمود پر) اُن کا صاحبِ شفاعت ہوں گا' اور مَیں یہ بات فخر سے نہیں کہتا''۔ 26

---

21 مشکوٰۃ حدیث 5763' سنن دارمی حدیث 55۔ 22 سنن دارمی حدیث 49' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 170' التاریخ الکبیر للبخاری حدیث 2837۔ 23 مشکوٰۃ حدیث 5765' دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 5 ص 484' سنن دارمی حدیث 48' سنن ترمذی حدیث 3610' مسند بزار حدیث 6523۔ 24 مشکوٰۃ حدیث 5766' سنن ترمذی حدیث 3611' الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ جلد 1 ص 128' کشف الخفا حدیث 616۔ 25 سنن ترمذی حدیث 3612' مسند احمد حدیث 7598' مشکوٰۃ حدیث 5767۔ 26 سنن ترمذی حدیث 3613' سنن ابن ماجہ حدیث 4314' مسند احمد حدیث 21283' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 31640' مستدرک حاکم حدیث 6969۔

میرا خلیل کون ہے؟

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی (علیہ السلام) کے لئے انبیاء (کرام علیہم السلام) میں سے ایک (نبی علیہ السلام) رفیق ہے، اور میرے لئے رفیق، میرے باپ اور میرے رب (ذوالجلال والاکرام) کے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''بے شک (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کے تمام لوگوں میں سے زیادہ حق دار اور قریبی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ان کی اتباع کی اور یہ نبی ﷺ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) مومنوں کا دوست وحمایتی ہے''۔ 27

مکارمِ اخلاق کی تکمیل:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مکارمِ اخلاق کے مکمل کرنے اور محاسن اَفعال کو کمال تک پہنچانے کے لئے، مجھے مبعوث فرمایا ہے''۔ 28

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ:

حضرت سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ ہم تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں: ''محمد ﷺ اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) کے رسول (ﷺ) ہیں، میرے منتخب بندے ہیں، وہ نہ تو بد اخلاق ہیں اور نہ سخت دِل، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں اور نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے ہیں، بلکہ وہ درگزر کرتے اور معاف کر دیتے ہیں، اُن کی جائے پیدائش مکہ ہے، اُن کی ہجرت طیبہ (مدینہ) کی طرف ہوگی، اُن کی حکومت ملک شام میں ہوگی، اُن کی اُمت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی، وہ خوشحالی و تنگدستی (ہر حال) میں ہر جگہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ) کی حمد بیان کریں گے، ہر بلند جگہ پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ سلطانہٗ) کی تکبیر بیان کریں گے، وہ (نمازوں کے اَوقات کے لئے) سورج کا خیال رکھتے ہوں گے، جب نماز کا وقت ہو جائے گا تو وہ نماز پڑھیں گے، اُن کا ازار نصف پنڈلیوں تک ہوگا، وہ اَعضائے وضو تک وضو کریں گے، اُن کا مؤذن بلند جگہ پر (کھڑا ہو کر) اَذان دے گا، اُن کی نماز کے دوران صفیں اور اُن کی میدانِ جہاد میں صفیں برابر ہوں گی، اور رات کے وقت اُن (تہجد کے وقت تسبیح وتہلیل) کی آواز اِس طرح ہوگی جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے''۔ 29

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مدفن:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''تورات میں (حضرت سیّدنا) محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور (حضرت سیّدنا) عیسیٰ علیہ السلام (حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کئے جائیں گے''۔ 30

دوسرے نبیوں علیہم السلام پر فضیلت:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو تمام اَنبیاء (کرام علیہم السلام) اور آسمان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اُنہوں نے کہا: ابو عباس! اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے آپ کو آسمان والوں پر کس چیز سے فضیلت عطا فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے آسمان والوں سے فرمایا: ''اُن میں سے جس نے کہا کہ مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا معبود ہوں تو ہم اُسے جہنم کی سزا دیں گے، ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں''۔ اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: ''ہم نے آپ (ﷺ) کو فتح مبین عطا فرمائی تاکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) آپ (ﷺ)

27؎ مشکوٰۃ حدیث 5769، سنن ترمذی حدیث 2995، مسند احمد حدیث 4088، مشکل الآثار حدیث 1009۔ 28؎ شرح السنۃ للبغوی حدیث 3622، مشکوٰۃ حدیث 5770۔
29؎ مشکوٰۃ حدیث 5771، سنن دارمی حدیث 5۔ 30؎ مشکوٰۃ حدیث 5772، سنن ترمذی حدیث 3617۔

کے صدقے تمام گناہ معاف فرما دے''۔ اُنہوں نے کہا: آپ ﷺ کی دوسرے اَنبیاء (کرام علیہم السلام) پر کون سی فضیلت ہے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے فرمایا: ''ہم نے ہر رسول (علیہ السلام) کو اُس کی قوم کی زبان کے ساتھ مبعوث فرمایا تا کہ وہ اُنہیں وضاحت کر سکے' اللہ (تبارک وتعالیٰ) جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ جبکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: ''ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام اِنسانوں کی طرف مبعوث فرمایا''۔ سو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے آپ ﷺ کو تمام جنوں اور تمام اِنسانوں کی طرف مبعوث فرمایا''۔ 31

آپ ﷺ نبی ہیں:

حضرت سیّدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مَیں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (ﷺ) نے کیسے جانا کہ آپ (ﷺ) نبی ہیں' حتیٰ کہ آپ (ﷺ) نے یقین کر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ مَیں مکہ مکرمہ کی وادی بطحا میں تھا' اُن میں سے ایک زمین پر اُتر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا' اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ اُس نے کہا: ہاں! اُس نے کہا: ان کا ایک آدمی کے ساتھ وزن کریں' میرا اس کے ساتھ وزن کیا گیا تو مَیں اس پر بھاری تھا' پھر اُس نے کہا: اِن کا دس اَفراد کے ساتھ وزن کرو' میرا اُن کے ساتھ وزن کیا گیا تو مَیں اُن پر بھاری رہا' پھر اُس نے کہا: اِن کا سو اَفراد کے ساتھ وزن کرو' میرا اُن کے ساتھ وزن کیا گیا تو مَیں اُن پر بھی بھاری رہا' پھر اُس نے کہا: اِن کا ایک ہزار کے ساتھ وزن کرو' میرا اُن کے ساتھ وزن کیا گیا تو مَیں اُن پر بھی بھاری رہا' گویا ترازو کے ہلکے ہونے کی وجہ سے' مَیں اُنہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ فرمایا: اُن دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر تم نے اِن کا اِن کی پوری اُمّت کے ساتھ بھی وزن کر لیا تو یہ اس (امت) پر غالب آجائیں گے''۔ 32

نماز چاشت:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کرنا مجھ پر فرض کیا گیا ہے' جبکہ تم پر فرض نہیں کیا گیا اور نماز چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے جبکہ تمہیں اِس کا حکم نہیں دیا گیا''۔ 33

مَیں عاقب ہوں:

حضرت سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مَیں نے داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میرے بہت سے نام ہیں: مَیں محمد ہوں' مَیں احمد ہوں' مَیں ماحی ہوں۔ اللہ (جل جلالہ) میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا' مَیں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے بعد اُٹھائے جائیں گے اور مَیں عاقب ہوں۔ اور عاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو''۔ 34

مَیں مقفی ہوں:

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اپنی ذاتِ مبارکہ کے نام ہمیں بتایا کرتے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَیں محمد ہوں' مَیں احمد ہوں' مَیں آخر پر آنے والا ہوں' (میرے بعد کوئی نبی نہیں)' مَیں حاشر ہوں' مَیں نبی توبہ ہوں (اللہ کے حضور بہت زیادہ رجوع کرنے والا) اور نبی رحمت ہوں''۔ 35

31 مشکوٰۃ حدیث 5773' سنن دارمی حدیث 47' مستدرک حاکم جلد 2 ص 350۔ 32 سنن دارمی حدیث 14' مشکوٰۃ حدیث 5774' مسند بزار حدیث 4048۔ 33 مسند احمد حدیث 2917' سنن دارقطنی حدیث 4706' مشکوٰۃ حدیث 5775' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 11803۔ 34 مسلم حدیث 2354' مصنف عبدالرزاق حدیث 1957' مسند احمد 16780' مسند ابویعلی حدیث 7395' صحیح ابن حبان حدیث 6313' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 1520' شعب الایمان حدیث 1397' مسند حمیدی حدیث 555۔ 35 صحیح مسلم حدیث 2355' مستدرک حاکم حدیث 4185' مشکوٰۃ حدیث 5777۔

نبوت کی شان

حضرت سیّدنا سفیان ابن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلی بات جو ہرقل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ کہ اُس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے اُونچے عالی نسب والے ہیں۔ کہنے لگا اُس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں کہنے لگا' اچھا اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر اُس نے کہا' بڑے لوگوں نے اُس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا نہیں کمزوروں نے۔ پھر کہنے لگا' اُس کے تابعدار روز بڑھتے جاتے ہیں یا کوئی ساتھی پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ کیا اپنے اس دعوائے (نبوت) سے پہلے کبھی (کسی بھی موقع پر) اُس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اور اَب ہماری اس سے (صلح کی) ایک مقررہ مدت ٹھہری ہوئی ہے۔ معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ (ابوسفیان کہتے ہیں) میں اس بات کے سوا اور کوئی (جھوٹ) اس گفتگو میں شامل نہ کر سکا۔ ہرقل نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی لڑائی بھی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بولا پھر تمہاری اور اس کی جنگ کا کیا حال ہوتا ہے؟ میں نے کہا' لڑائی ڈول کی طرح ہے' کبھی وہ ہم سے (میدانِ جنگ) جیت لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے جیت لیتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا۔ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرو' اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو اور ہمیں نماز پڑھنے' سچ بولنے' پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ (یہ سب سن کر) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں۔

میں نے تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمہارے اُندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی' تو تم نے جواب دیا کہ نہیں' تب میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اسی بات کی تقلید کی ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے' تم نے کہا کہ نہیں۔ تو میں نے (دل میں) کہا کہ اُن کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دوں گا کہ وہ شخص (اس بہانہ) اپنے آباء واَجداد کی بادشاہت اور ان کا ملک (دوبارہ) حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس بات کے کہنے (یعنی پیغمبری کا دعویٰ کرنے) سے پہلے تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے؟ تم نے کہا کہ نہیں۔ تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے وہ اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی۔ تم نے کہا کمزوروں نے اس کی اتباع کی ہے' تو (دراصل) یہی لوگ پیغمبروں کے متبعین ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں۔ تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے تم نے کہا نہیں' تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے جن کے دِلوں میں اس کی مسرت رچ بس جائے وہ اس سے لوٹا نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ کبھی عہد شکنی کرتے ہیں۔ تم نے کہا نہیں' پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے' وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور میں نے تم سے کہا کہ وہ تم سے کس چیز کے لئے کہتے ہیں۔ تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہیں بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں۔ سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں۔ لہٰذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو سچ ہیں تو عنقریب وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا کہ جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ (پیغمبر) آنے والا ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ تمہارے اُندر ہوگا۔ اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملنے کے لئے ہر تکلیف گوارا کرتا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اُس کے پاؤں دھوتا۔ (بخاری حدیث 7)

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر B-3 حافظ الیکٹرک مارکیٹ شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوٹی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ
مجھے دین اسلام سے پیار ہے
عبدالواحد
اینڈ سنز
شیخ عبدالواحد 0301-4556610
شیخ عبدالعلیم یوسفی 0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی 0300-4265505
محمد سلیمان یوسفی 0323-4635969
فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ
دکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور

دواخانہ پیغام صحت
پیغام صحت کا پیغام
تندرست معدہ تندرست انسان
جسمانی و روحانی بیماریوں کا علاج گاہ
اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں
اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا
اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں
تو آج ہی پیغام صحت دواخانہ پر تشریف لائیں
حکیم
مزمل حسین عارف
M.A اسلامک سٹڈیز F.T.J
0300-8160837
0345-4767985
ہفتہ | سیالکوٹ | اگوکی موڑ وزیر آباد روڈ، اگوکی سیالکوٹ
اتوار | جلو موڑ باٹا پور لاہور | بازار روڈ گرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لا ثانی
بدھ | لالہ موسیٰ | مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک | مریدکے | دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی
وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب
معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض
مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی
مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں
الحمدللہ طب اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے
مجھے دین اسلام سے پیار ہے

جمالِ اَعضائے مبارکہ مطہرہ

از قلم: حضرت علامہ سیّد عبد الرؤف شاہ (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

جسمِ اَطہر:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اِس بات پر اتفاق تھا اور آئمہ دین نے اِسے ایمان کامل کی شرط بھی قرار دیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کو اَیسا حسین وجمیل بنایا ہے کہ اِس کی مثل نہ تو پہلے کوئی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ہی کی مقدس ذات اَیسی ہے جو اپنے ظاہری کمالات اور باطنی ترقیوں میں مکمل ہے اور جن کو خالقِ اَرواح نے محبوبیت کے لئے منتخب فرمایا۔ آپ کی مقدس ہستی اپنے اَوصاف ومحاسن میں کسی کی شرکت سے بالاتر ہے۔ اور آپ کا جوہر حسن کسی دوسرے میں تقسیم شدہ نہیں۔

صاحب المواہب اللدنیہ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ لَمَا اَطَاقَتْ اَعْيُنُنَا رُؤْيَتَهٗ ﷺ لِعِجْزِنَا عَنْ ذٰلِكَ 1 ''(اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا تمام حسن ہمارے لئے ظاہر نہیں کیا گیا کیونکہ اگر (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اپنے تمام حسن کے ساتھ جلوہ فرما ہوتے تو ہماری آنکھیں اُس کی دید کی طاقت نہ رکھتیں کیونکہ ہم اِس بات سے عاجز ہیں کہ آفتابِ محمدی ﷺ کی جلوہ سامانیوں کا صحیح ادراک واحاطہ کرسکیں''۔

پھولوں سے نازک بدن:

جسم اطہر کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ زندگی کہ تمام نجی اور معاشرتی معاملات میں بھرپور شرکت کے باوجود پھولوں سے بھی زیادہ نازک تھا۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اَیسی چارپائی پر آرام فرماتے تھے جو خرمہ کی رسی سے بنی ہوئی تھی اور نیچے کوئی کپڑا تک نہ ہوتا۔ وَكَانَ اَرَقَّ النَّاسِ بَشَرَةً 2 ''حالانکہ آپ ﷺ کا (نورانی) جسم اطہر تمام لوگوں سے نرم تھا''۔

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر کے دوران اپنے ساتھ سوار فرمالیا۔ فَمَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ اَلْيَنَ مِنْ جِلْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ 3 ''مَیں نے آپ ﷺ کے (نورانی) جسم اَطہر سے بڑھ کر کسی نرم چیز کو مس نہیں کیا''۔

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں مَیں جانِ تجلی کہوں تجھے

رُخِ اَنور:

خامہ قدرت کا حُسنِ دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور آئینہ جمالِ الٰہی ومظہر انوارِ لامتناہی تھا۔ 4

اِمام بخاری، اِمام مسلم رحمۃ اللہ علیہما اور دیگر محدثین نے حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بیان کیا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ''(حضور سیّدنا) رسول اللہ

1 زینی دحلان السیرۃ النبویہ جلد 3 ص 195۔ 2 اخلاق النبی وآدابہ۔ 3 سبل الھدیٰ جلد 2 ص 112۔ 4 مدارج النبوۃ حصہ اول ص 11 مطبوعہ کراچی۔

ﷺ کا چہرہ انور بھی تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھا اور اَخلاق بھی تمام لوگوں سے زیادہ دلکش اور زیبا تھے''۔

اِمام ترمذی، اِمام احمد اور اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُن کا یہ قول روایت کیا ہے: مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ ''مَیں نے آج تک کہیں بھی کوئی اَیسی چیز نہیں دیکھی جو (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین ہو۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سورج چہرۂ اقدس میں طلوع ہو رہا ہے''۔

اِمام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مَیں نے کوئی چیز (سیّدکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے خوبصورت نہیں دیکھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا گویا سورج آپ ﷺ کے (نورانی) چہرہ (مبارک) میں رواں ہے۔ جب (سیّدالکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہنستے تو دیواریں بھی چمکنے لگتیں تھیں''۔

حضرت سیّدہ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ دُور سے بہت خوبصورت دلکش اور جاذبِ نظر دکھائی دیتے اور قریب سے اور زیادہ حسین وجمیل معلوم ہوتے۔ 5

اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ایک ہمدانی عورت نے مجھ سے کہا کہ مَیں نے حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا ہے۔ مَیں نے کہا، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کی کیفیت تو بیان کرو۔ اُس نے کہا: ''چودھویں رات کے چاند کی مانند تھا جس کی مانند نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں''۔ 6

حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا اِرشادِ مبارک ہے: ''اگر آپ ﷺ سے معجزات کا اظہار نہ بھی ہوتا تب بھی آپ ﷺ کے حسن و جمال کا منظر آپ ﷺ کے نبی (ﷺ) ہونے کی دلیل کے لئے کافی تھا''۔ 7

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اگر زلیخا کو طعنہ دینے والی عورتیں آپ ﷺ کی منور پیشانی دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کی بجائے اپنے دل کاٹ دیتیں''۔ 8

نیز آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''مَیں رات کے اندھیرے میں بھی سیّدالعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اَقدس کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔ 9

چشمانِ مقدس:

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ اَفگن مُژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباری مُژگاں پہ برسے درود
سلک دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی مقدس آنکھیں بڑی اور قدرتی طور پر سرمگیں تھیں آپ ﷺ کی پرکشش نورانی آنکھیں خوب سیاہ اور خوبصورت تھیں اور ان کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے، ان چشمانِ مقدس پر گھنی، سیاہ اور لمبی پلکوں کا دلربا سایہ تھا۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ ﷺ کی مقدس آنکھوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ''(اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی (نورانی) آنکھیں (مبارک) کشادہ اور خوب سیاہ تھیں''۔ 10

اِمام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ ہمیں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے اَوصاف کے بارے میں کچھ بتائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''(حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کا رنگ سفید مائل بہ سرخی تھا اور آپ ﷺ کی (نورانی) آنکھوں

5 الوفا۔ 6 مدارج النبوۃ حصہ اول ص 13 مطبوعہ کراچی۔ 7 خصائص کبریٰ۔ 8 زرقانی۔ 9 خصائص کبریٰ للسیوطی۔ 10 دلائل النبوۃ۔

(مبارک) کی پتلیاں نہایت ہی سیاہ تھیں''۔ 11

خوبصورت اور فراخ آنکھوں کے اندر پتلی نہایت ہی سیاہ تھی اور پتلی کے علاوہ سفید حصہ میں سرخی کی آمیزش تھی۔ جہاں پلکیں باہم ملتی ہیں وہاں سرخ ڈورے دکھائی دیتے۔

حضرت سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''(رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی (نورانی) آنکھوں (مبارک) کے سفید حصے میں سرخ ڈورے تھے''۔ 12

نورانی آنکھوں کا قدرتی سرمگیں ہونا:

شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی نورانی آنکھیں مبارک سرمہ لگانے کی محتاج نہ تھیں بلکہ وہ قدرتی طور پر ایسے محسوس ہوتی تھیں جیسے اُن کو سرمہ لگایا گیا ہے۔ وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ مَخْتُوْنًا مَكْحُوْلًا ''(سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی (نورانی) آنکھوں (مبارک) میں ولادت کے وقت ہی سرمہ لگا ہوا تھا''۔

حضرت سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اِس کیفیت کو یوں نقل فرماتے ہیں: ''جب بھی میں آپ ﷺ کی چشمانِ مقدس کو دیکھتا تو گمان کرتا کہ آپ ﷺ نے اَبھی اَبھی سرمہ لگایا ہے حالانکہ اَیسا نہیں تھا''۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ 13 ''(سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی (نورانی) آنکھیں (مبارک) ہمیشہ سرمگیں رہتی تھیں''۔

چمکدار اور سیہ پتلی بڑی آنکھیں حسین آنکھیں
کہ بے سرمہ بھی رہتی تھیں ہمیشہ سرمگیں آنکھیں

حیاء کی پیکر آنکھیں مبارک:

نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی نورانی آنکھیں مبارک کمال درجہ کی شرم و حیاء کی آئینہ دار تھیں۔ ہمیشہ نیچے جھکی رہتیں۔ آپ ﷺ کا معمول مبارک آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا نہیں تھا بلکہ جب کسی کو دیکھنا ہوتا تو گوشۂ چشم کی دید پر ہی اکتفا فرماتے۔

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کی مبارک حیاء کو ان اَلفاظ میں بیان کرتے ہیں: ''(نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء کے مالک تھے۔ ہم (نورانی) چہرۂ اَقدس کے آثار سے ہی آپ ﷺ کی ناپسندیدگی محسوس کرلیا کرتے تھے''۔

آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک میں شرم وحیاء اور شفقت و محبت کی ملی جلی کیفیت ہمہ وقت موجود رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ حلیہ مبارک بیان کرنے والوں نے آپ ﷺ کی یہ اَدا بھی ذکر کی ہے۔ خَافِضُ الطَّرْفِ نَظْرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظْرِهِ إِلَى السَّمَاءِ 14 ''آپ ﷺ کی نظر مبارک بجائے اوپر اُٹھنے کے اکثر زمین کی طرف جھکی رہتی''۔

نیچی آنکھوں کی شرم وحیاء پر دُرود اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جبینِ سعادت:

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

سیّدِ عرب و عجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی نورانی پیشانی مبارک کشادہ، فراخ، روشن اور چمکدار تھی جس پر کبھی بھی کسی شخص نے حزن اور بیزاری کے آثار نہیں دیکھے۔ آپ ﷺ کی جبینِ اَقدس سے ہمیشہ مسرت، شادمانی اور اطمینان و سرور کی کیفیت جھلکتی تھی۔ جس کی زیارت سے دیکھنے والے کے دِل میں فرحت و انبساط اور راحت و طمانیت کا احساس اُمڈ آتا تھا۔

حضرت سیّدنا ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ 15 ''(شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا)

11۔ شمائل الرسول لابن کثیر ص 19۔ 12۔ ترمذی جلد 2 ص 206۔ 13۔ سبل الہدیٰ جلد 2 ص 24۔ 14۔ بخاری باب صفۃ النبی ﷺ۔ 15۔ شمائل ترمذی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جبین اقدس کشادہ تھی''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: مَیں چرخہ کات رہی تھی اور سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے نعلین مبارک کو پیوند لگا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے تھے جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اِس حسین منظر نے مجھے چرخہ کاتنے سے روک دیا بس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آپ کو کیا ہوا؟ مَیں نے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہیں جو نور کے ستارے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر ابو کبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اِس حالت میں دیکھ لیتا تو یقین کر لیتا کہ اس شعر کا مصداق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔

وَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی اُسْرَۃِ وَجْھِہٖ
بَرَقَتْ بُرُوْقُ الْعَارِضِ الْمُھَلَّلِ 16

''جب میں اس کے روئے مبارک کو دیکھتا ہوں تو اس کے رخساروں کی چمک مثل ہلال نظر آتی ہے''۔

حافظ ابن خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(صاحب التاج حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی (نورانی) پیشانی (مبارک) روشن تھی جب اس سے مبارک زلفیں اُٹھتیں تو یوں محسوس ہوتا کہ صبح طلوع ہوگئی ہے۔ یا جب رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں کی طرف تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی (نورانی) جبین اَقدس یوں دِکھائی دیتی تھی جیسے روشن چراغ سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں۔ یہ کیفیت دیکھ کر لوگ پکار اُٹھتے وہ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تشریف لے آئے''۔ 17

سراپا اَقدس:

سفر ہجرت درپیش ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام حضرت سیّدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو ہم رکابی کا شرف حاصل ہے۔ ایک بدو عورت کے خیمہ سے گذر ہوا جس کا نام اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) ہے۔ اس عورت کو فرمایا اگر تمہارے پاس کچھ دودھ یا گوشت ہو تو اسے خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا' اگر میرے پاس کھانے کی کوئی چیز ہوتی تو میں بصد مسرت آپ کی میزبانی کی سعادت حاصل کرتی۔ ہمیں تو قحط سالی نے دانے دانے کا محتاج بنا دیا ہے۔

احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے خیمے کے ایک گوشہ میں ایک بکری دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا' ضُعف اور کمزوری کی وجہ سے چلنے سے قاصر ہے اس لئے ریوڑ کے ساتھ چرنے کے لئے نہیں جاسکی۔ شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِجازت دو تو ہم اس کا دودھ دھولیں' اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا' اگر اِس میں کچھ دودھ ہے تو بصد شوق دھو لیجئے۔ بکری کو سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اَقدس میں لایا گیا۔ ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر اس کو دھونا شروع کر دیا۔ اس خشک کھیری والی بکری سے اِتنا دودھ نکلا کہ سب نے خوب سیر ہو کر پیا۔ داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوبارہ اسے دھویا تو اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) کے گھر کے سارے برتن لبالب بھر گئے۔ جب اس کا شوہر دن بھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر شام کو واپس آیا تو خیمہ میں ہر برتن دودھ سے بھرا ہوا دیکھ کر حیران وششدر ہو کر رہ گیا۔ پوچھنے لگا: اے اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) یہ دودھ کی نہر کہاں سے بہہ نکلی' گھر میں تو کوئی شیر دار جانور نہ تھا۔ اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) نے کہا' نہیں بخدا نہیں۔ لیکن ایک بابرکت ہستی یہاں سے گذری ہے یہ اُن کا فیضان ہے۔ پھر سارا واقعہ اپنے شوہر کو سنا دیا۔ شوہر نے کہا اس بابرکت ہستی کا حلیہ بیان کرو۔ اللہ (عزوجل) کی قسم! مجھے یہ وہی شخص معلوم ہوتا ہے جس کی تلاش اور

16 زرقانی علی المواہب جلد 4 ص 225۔ 17 سبل الھدیٰ جلد 2 ص 32۔

تعاقب میں قریش چارسُو اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اس وقت اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) نے اس نورانی پیکر کی جو دلکش تصویر کشی کی اس کا مطالعہ فرما کر لطف اُٹھائیں۔

''اُمّ معبد (رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں۔ مَیں نے ایک مرد دیکھا جس کا حسن نمایاں تھا' جس کی ساخت بڑی خوبصورت تھی اور چہرہ ملیح تھا۔ نہ رنگت کی زیادہ سفیدی اُنہیں معیوب بنا رہی تھی اور نہ گردن اور سر کا پتلا ہونا اس میں نقص پیدا کر رہا تھا۔ آنکھیں سیاہ اور بڑی تھیں' پلکیں لمبی تھیں۔ آواز گونج دار تھی' سیاہ چشم سرگیں' دونوں ابرو باریک اور ملے ہوئے (یعنی فاصلہ تو تھا لیکن نمایاں فاصلہ نہ تھا ملے ہوئے معلوم ہوتے تھے) گردن چمکدار تھی۔ ریش مبارک گھنی تھی جب وہ خاموش ہوتے تو پُر وقار ہوتے۔ جب وہ گفتگو فرماتے تو چہرہ پُر نور اور بارونق ہوتا۔ شریں گفتار' گفتگو واضح ہوتی نہ بے فائدہ ہوتی نہ بے ہودہ۔ گفتگو گویا موتیوں کی لڑی ہے جس سے موتی جھڑ رہے ہیں دُور سے دیکھنے پر سب سے زیادہ بارُعب اور جمیل نظر آتے۔ اور قریب سے سب سے زیادہ حسین اور شیریں دکھائی دیتے۔ قد درمیانہ تھا۔ نہ اِتنا طویل کہ آنکھوں کو بُرا لگے نہ اِتنا پست کہ آنکھیں حقیر سمجھنے لگیں آپ (ﷺ) دوشاخوں کے درمیان ایک شاخ کی مانند تھے جو سب سے زیادہ سرسبز و شاداب اور قدآور ہو۔ ان کے اَیسے ساتھی تھے جو ان کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے۔ اگر آپ انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تعمیل کرتے سب کے مخدوم سب کے محترم نہ وہ ترش رو تھے نہ ان کے فرمان کی مخالفت کی جاتی تھی''۔ [18]

☆☆☆

18 ضیاء النبی جلد دوم۔

دار الافتاء یوسفیہ

(جشن میلاد النبی ﷺ)

از قلم: مفتی محمد آصف یوسفی (اُستاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

سوال اوّل: کیا فرماتے ہیں علماء کرام' مفتیانِ عِظام اِس مسئلہ کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کے اَنبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت کا تذکرہ کرنے کے لئے لوگوں کا اکٹھ کرنا کیسا ہے۔

سوال ثانی: عید میلادُ النبی ﷺ منانا' اِس موقعہ پر کھانا تقسیم کرنا' چراغاں اور جھنڈیاں لگانا کیسا ہے؟ جلوس نکالنے کا حکم بھی واضح فرمادیں۔

سوال ثالث: اِس موقعہ پر پہاڑیاں' جانوروں کی تصاویر اور تفریحی ماحول قائم کرنا کیسا ہے؟ براہِ کرم اِس بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں۔ بینوا وتوجروا

سائل: محمد اعظم یوسفی

جواب سوالِ اوّل: قرآن حکیم میں اَنبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت اور سیرت دونوں مذکور ہیں۔ اور اُن کا تذکرہ کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی سُنّت اور حکم کے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں کا ذکر کرنا نہ صرف عبادت ہے بلکہ یہ خالقِ کائنات کی سنت بھی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم خود قرآن مجید میں جابجا اپنے صالح و مقرب بندوں بالخصوص اَنبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر بالالتزام فرماتا ہے کیوں کہ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ کے مقبول اور منتخب بندے ہوتے ہیں۔

دلائل:

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں حضرت سیّدنا اسماعیل اور حضرت سیّدنا اسحاق علیہما السلام کے حوالہ سے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ o (ابراہیم: 29) ''سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحٰق (دو فرزند) عطا فرمائے' بے شک میرا رب دُعا خوب سننے والا ہے''۔

حضرت سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کے حوالے سے اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا o ''اور یحییٰ پر سلام ہو' اُن کے میلاد کے دن اور اُن کی وفات کے دن اور جس دن وہ دوبارہ زندہ کرکے اُٹھائے جائیں گے''۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کلام کی نسبت کرکے قرآن مجید فرماتا ہے: وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا o (مریم: 33) ''اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن اور میری وفات کے دن اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا''۔

سورۃ القصص کی ابتدائی 14 آیات مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر جوانی تک کا ذکر بڑے بلیغ اَنداز سے کرتے ہوئے اُمّت مسلمہ کو یہ پیغام دیا ہے کہ اپنے محبوب بندوں کا میلاد پڑھنا میری سنت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے قرآن مجید میں حضرت سیّدہ مریم سلام اللہ علیہا کا میلاد نامہ بھی بیان کیا ہے جو اگرچہ پیغمبر نہیں لیکن ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اور ایک پاک باز ولیہ کاملہ تھیں۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o (آل

عمران:36-35) ''جب عمران کی بی بی نے عرض کی اے رب (جلّ وعلاء) میرے مَیں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تُو مجھ سے قبول کرلے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ پھر جب اُسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو مَیں نے لڑکی جنی اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور مَیں نے اُس کا نام مریم رکھا اور مَیں اُسے اور اُس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے''۔ **یہ حضرت سیّدہ مریم سلام اللہ علیہا کی ولادت کا حسین تذکرہ ہے۔**

اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کا ذکر اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر یوں کیا ہے: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ o (آل عمران:81) ''اور (اے رسول صلی اللہ علیک وسلم!) یاد کیجیے جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ مَیں تم کو جو کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ عظیم رسول آجائیں جو اس چیز کی تصدیق کرنے والے ہوں جو تمہارے پاس ہے تو تم ان پر ضرور بہ ضرور ایمان لانا اور ضرور بہ ضرور ان کی مدد کرنا' فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور میرے اس بھاری عہد کو قبول کرلیا؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کرلیا فرمایا پس گواہ رہنا اور مَیں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں''۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o (البقرۃ:129) ''اے ہمارے رب! ان میں ہی میں سے ایک عظیم رسول بھیج دے جو ان لوگوں پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور ان کو کتاب اور حکم کی تعلیم دے اور ان کے نفوس کی اصلاح کرے بیشک تو ہی بہت غالب بڑی حکمت والا''۔

اِن آیاتِ مقدسہ کے ذریعے اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے اُمتِ مسلمہ کو یہ سمجھا دیا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا ذکر قیامت تک آنے والی نسلوں پر لازِم ہے۔ لہٰذا یہ سوچ کہ ولادت کا ذکر کرنے کا کیا فائدہ؟ قرآن مجید کی سینکڑوں آیاتِ مبارکہ سے اِنکار کے مترادف ہے کیوں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت کا ذکر کرنا اور ان کا میلاد نامہ قرآن حکیم میں بیان کر کے اس کی تلاوت کا حکم دینا منشائے خداوندی ہے۔ جب ہم سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بہ عنوان میلاد کرتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے حکم کی بجا آوری اور سنت کی اَدائیگی کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر ان آیات مبارکہ کے مفہوم پر جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے اپنے محبوب اور برگزیدہ بندوں کی ولادت کا بیان کیا ہے۔

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں منعقد ہونے والی محافل میں بھی اِنہی تذکارِ رِسالت کا بیان ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ اَیسی محافل کا اِنعقاد (معاذ للہ) ناجائز ہے' درست نہیں۔

جوابِ سوالِ ثانی: پہلے تو یہ ذہن میں رکھیں کہ میلاد شریف کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا جمع ہونا' تلاوت قرآن مجید کرنا' اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان والی اور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت والی آیاتِ مبارکہ اور اَحادیث مبارکہ سننا اور سنانا لوگوں کو نیکی کی دعوت اور بُرائی سے روکنا۔ اِسلام پر استقامت اور کفر سے مذہبی نفرت سکھانا' اور یہ سب کچھ بالکل جائز ہے بلکہ اِسلام کا تقاضہ ہے کہ یہ سب ہو تا کہ اِسلام پھیلے۔ اَب مزید غور فرمائیں۔

''عید'' عود سے نکلا ہے' وہ خوشی جو بار بار لوٹ کر آتی ہے۔ اِسی وجہ سے اِس کا معنی ''خوشی'' اور میلاد کا معنی ہے ''ولادت کا ذکر''۔ عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب بنا کہ ''سرکارِ کائنات حضور

سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خوشی''۔ قرآنِ مجید میں ہے: حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم سے دُعا کی: ''اے اللہ (جَلَّ جلالہٗ!) اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان (دسترخوان) اُتار تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا (المائدۃ: 114) ''وہ ہمارے لئے عید (خوشی) ہو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی''۔ اِمام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابواب المناقب میں باب قائم کیا ہے: مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عیسائیوں کیلئے دسترخوان کا اُترنا عید (خوشی) کا دن ہے۔ ہمارے پیارے نبی کریم رءُوف ورحیم کی ولادتِ باسعادت کا دن بھی ہمارے لئے عید (خوشی) ہے۔ یہ خیال کرنا کہ اُن کو کھانا ملا اور ہمیں اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو ہمارا اُن سے اِستدلال کرنا کیسے دُرست ہے جبکہ یہ سوچیں کہ اُن کو بھوک مٹانے کیلئے پکے پکائے کھانے کی نعمت ملی اور ہم کو توراہِ ہدایت اَبدی نجات و کامیابی کیلئے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسی عظیم نعمت ملی۔ اور خیال رہے کہ دونوں میں مشترک شے نعمت کا ملنا ہے پھر ہی مَقیس اور مَقیس علیہ دُرست ہو سکتے ہیں۔ اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المغازی میں سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 28 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا ''کیا تم نے اُنہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) کی نعمت ناشکری میں بدل دی'' کے تحت ذکر کیا ہے کہ **نعمت اللہ سے مراد حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔** 1

لہٰذا کھانا نعمت ہے اور ہمارے پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُنیا وجہاں کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ اور سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر خوشی منانا اور محافل و جلوس منعقد کر کے تلاوتِ قرآنِ مجید' ذکر واذکار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات' جمالات' معجزات اور تعلیمات کا ذکر کرنا شرعاً جائز اور مستحسن ہے۔ نیز اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی ساری رحمتوں میں سب سے بڑی رحمت اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: 107) ''اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کیلئے''۔

دوسرے مقام پر اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (یونس: 58) ''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرمائیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت اور اُسی پر چاہئے کہ خوشی کریں''۔

تیسرے مقام پر اِرشاد ہے: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ: 11) ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محفل کا اِنعقاد کیا اور باری باری تقاریر کیں اور سارے اَنبیاء کرام علیہم السلام کی شانیں اور عظمتیں بیان کر رہے تھے کہ اُسی محفل میں حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تقاریر کے دَوران تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود خصوصی خطاب فرمایا جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تقاریر کی تائید کی' اپنی عظمت خود بیان فرمائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ساری اُمّت کیلئے عظیم نمونہ قائم فرما دیا۔ 2

اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میلاد شریف کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا جمع ہونا' تلاوتِ قرآنِ مجید کرنا' اور جن آیاتِ مبارکہ اور اَحادیثِ طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان ہو وہ بیان کرنا۔ اِسی لئے میلاد شریف منانا ہمارے ہاں (بالکل) جائز ہے۔ 3

غیر مقلدین کے اِمام ابوالطیب محمد صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں کہ جس کو حضرت (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے میلاد کا حال سُن کر فرحت (خوشی) حاصل نہ ہو اور اِس نعمت کے حصول پر خدا کا شکر اَدا نہ کرے وہ مسلمان نہیں''۔ 4

اِس پُرمسرت موقعہ پر چراغاں کرنا اور سادی جھنڈیاں جن

1 بخاری جلد 2 ص 682 حدیث 3977' طبری جلد 16 ص 5' ابنِ کثیر جلد 4 ص 508' الجامع لاحکام القرآن جلد 9 ص 364' تفسیر کبیر جلد 9 ص 248' تفسیرِ خازن جلد 4 ص 117۔
2 ترمذی حدیث 3616' راوی حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔ 3 الحاوی للفتاویٰ ص 187-182۔ 4 من وعن الشمامۃ العنبر یہ حصہ اوّل ص 12۔

پر روضہ مبارک یا نعلین پاک نقش نہ ہو لگانا بھی جائز ہے: حضرت سیّدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ جب آپ (ﷺ) کی وِلادت شریفہ کا وقت آیا تو آپ (ﷺ) کی تولد (پیدائش) کے وقت مَیں نے خانہ کعبہ کو دیکھا نور سے معمور (پُر) ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اِس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ 5

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا: جب (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ) پیدا ہوئے تو میں نے تین جھنڈے دیکھے' ایک مشرق میں' ایک مغرب میں اور ایک کعبۃ اللہ کی چھت پر''۔ 6

شرینی مٹھائی اور لنگر تقسیم کرنے کی حقیقت اور اَصل یہ ہے۔

اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ''اُس سال جس میں (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی وِلادت باسعادت ہوئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے دُنیا کی ہر حاملہ خاتون کو بیٹا عطا فرمایا''۔ 7 اگر ہماری زبان میں کہیں تو بیٹے تقسیم کئے یا پُتّر ونڈے۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے رحمۃ للعالمین میں لکھا ہے کہ (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی ولادت (مبارک) پر حضرت سیّدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اُونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلایا۔ 8 اور عُشّاقانِ مصطفیٰ ﷺ لنگر' مٹھائی' کھانا یا دینی کتب تقسیم کرکے اِس طریقہ پر عمل کر لیتے ہیں۔

سیّدنا اِمام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق جب سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی آمد پر تمام مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں پر بکھر گئے اور وہ سب یہ نعرے لگا رہے تھے یا محمّدُ یا رَسُولَ اللہِ یا محمّدُ یا رَسُولَ اللہِ۔

تو جلوس کی اَصل یہاں سے واضح طور پر ملتی ہے لیکن اُس وقت چونکہ پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے اِس لئے مرد و خواتین اکٹھے نکلے اَب چونکہ احکام حجاب و پردہ نازل شدہ ہیں لہٰذا عورتیں مکمل پردے کے اِہتمام کے ساتھ صرف گھروں میں محافل کریں اور مرد جب جلوس نکالیں گزرنے والوں کے لئے راستہ میں رکاوٹ نہ ہو بلکہ اُن کو گزرنے کی آسانی ہو تو اس اہتمام کے ساتھ جلوس نکالنا شرعی حدود میں رہ کر مباح ومستحب ہے ناجائز نہیں۔

جوابِ سوالِ ثالث: عید میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر پہاڑیاں بنانا' اُس میں جانداروں کی تصاویر رکھنا اور گانے باجے' آلاتِ موسیقی کا اِستعمال خواتین کا باہر نکلنا اور مرد و خواتین کا ملنا' سب غیر شرعی اور ناجائز و حرام ہے۔ تصویر کے متعلق حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا''۔ 9

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: (جاندار کی) تصویر بنانے والوں سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اِن میں جان ڈالو''۔ 10

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''ناچنا' تالی بجانا' ستار ایک تارہ دوتارہ' ہارمونیم' چنگ' طنبورہ بجانا اور اِسی طرح دوسرے باجے سب ناجائز ہیں۔ 11

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ''گانا سننا اور ہمارے زمانے میں بناوٹی صوفیوں کا ناچنا حرام ہے۔ اِن کے پاس جانا' بیٹھنا جائز نہیں اور آلاتِ موسیقی سب حرام ہیں۔ 12

---

5 نشر الطیب مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی ص 20 بحوالہ بیہقی۔ 6 الخصائص الکبریٰ جلد 1 ص 48' الشمامۃ العنبر یہ غیر مقلدین حصّہ اوّل ص 9۔ 7 الخصائص الکبریٰ جلد 1 ص 47۔ 8 رحمۃ للعالمین جلد 1 ص 35۔ 9 بخاری حدیث 5950' مسلم حدیث 2109' نسائی حدیث 3558۔ 10 بخاری حدیث 5951' مسلم حدیث 2108۔ 11 رَدُّ المختار جلد 9 ص 651۔ 12 عالمگیری جلد 5 ص 352۔

مفتی اعظم ہند صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''صحیح بزرگانِ دین اور مشائخ سے اِس طرح کا کوئی ثبوت نہیں اور آج بناوٹی صوفی آلاتِ موسیقی کے ساتھ قوالی سنتے ہیں، کبھی اُچھلنے کودنے اور ناچنے لگتے ہیں، یہ سب ناجائز ہیں۔ وہاں جانا، اُن کے پاس بیٹھنا ناجائز ہے''۔ [13]

رہی پہاڑیاں وغیرہ بنانا تو یہ مرد و خواتین کے اِجتماع اور اِختلاط کا سبب بنتی ہیں اور خواتین جو وہاں اُن کو دیکھنے جاتی ہیں، اُن میں اکثر بے پردہ ہوتی ہیں، یہ سب اِسلام میں منع ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ اِرشاد فرماتا ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ‌ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۝ (لقمان:6) ''اور کچھ لوگ کھیل کی بات (کام) خریدتے ہیں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) کی راہ سے بہکا دیں بغیر سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں، اُن کیلئے ذِلّت کا عذاب ہے''۔

غور طلب اَمر یہ ہے کہ اِن پہاڑیوں پر چھوٹے سائز سے لے کر بڑے سائز کے مٹی کے بنے ہوئے بت اور روئی کے بنے ہوئے بھالو موجود ہوتے ہیں۔ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ والے دن خانہ کعبہ سے تین سو ساٹھ بُت توڑ کر نکالے اور آج ہمارے ہاں میلاد شریف کے موقعہ پر بننے والی پہاڑیوں میں بُت کثرت سے نظر آتے ہیں تو ہم کون سے اِسلام کا پرچار کر رہے ہیں؟

لہٰذا فی زمانہ مروّجہ پہاڑیوں پر پیسہ لگا کر برباد اور ضائع کرنے کی بجائے اہلسنت و جماعت کے اِسلامی دینی مدارس، مساجد اور دینی لٹریچر تقسیم کرنے میں صرف کریں اور اِسلامی تعلیمات کو عام کر کے صحیح سچے اور سچے عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا ثبوت دیں۔

نوٹ: تمام لغویات، خرافات اور غیر مہذّب کاموں کو رَوکنا اور دُرُست تعلیمات کو عام کرنا ہر مسلمان کا مسلمان ہونے کے ناطے دینی فرض ہے۔ اِسی کے ذریعے دین و دُنیا، قبر اور حشر میں کامیابی ہے۔

سوال: اِس موقع پر کیک کاٹنا کیسا ہے؟

جواب: کیک چونکہ کھانے کی اَقسام میں سے ایک قسم ہے تو جس طرح کھانا کھلانا جائز ہے اَیسے ہی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے دن خوشی سے کیک کاٹنا اور کھلانا جائز اَمر ہے۔ لیکن اس میں یہ خیال رہے کہ اُس پر کوئی نقش نعلین پاک یا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک ہو وغیرہ وغیرہ اَیسے جملے ہرگز لکھے ہوئے نہیں ہونے چاہئیں ورنہ سخت بے اَدبی اور گستاخی ہوگی۔ بھلا کوئی اُمتی یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ اُس کے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھ کر اس پر چھری چلا کر کاٹ دیا جائے یہ سخت بے اَدبی ہے اِس سے بچنا لازم اور فرض ہے۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

[13] بہارِ شریعت حصہ 16 ص 511۔

بفیضانِ نظر

مُنیر احمد یوسفی

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:3)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے انہیں جو دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

دینِ اسلام سے پیار

بفضلہٖ تعالیٰ عطیات، صدقات، زکوٰۃ کے صحیح استعمال کے لئے با اِعتماد اور فعال ادارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب انجمن اشاعت دینِ اسلام پنجاب

24 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں، مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج معالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء و طالبات کی خوراک، تعلیم و تربیت، اصلاحِ مسلم، دعوتِ دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

ماہانہ خرچہ/ گرانٹ	تعداد	پروجیکٹ
دس لاکھ روپے	10	مساجد
تین لاکھ روپے	16	جامعات (برائے طلباء، طالبات) و ہوسٹل
پچاس ہزار روپے فی کس	2	ایمبولینس سروس
تین لاکھ روپے	1	نگینہ ہسپتال
پانچ لاکھ روپے	ششماہی	فری آئی و میڈیکل کیمپوں کا قیام
تین ہزار روپے	فی کس	افطار و سحر
ساٹھ ہزار روپے	کتب	دعوت و تبلیغ
تین لاکھ روپے	1	نگینہ دارارقم سکول
پچاس ہزار روپے	مطابق صدقات	غرباء و مساکین کی امداد
چار ہزار روپے	فی کس	طالب علم (کھانا، ہاسٹل)

منصوبہ جات و خدمات

- مساجد، مدارس
- جامعات، سکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت و تبلیغ
- اشاعت کتب و رسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار و سحر و اجتماعی اعتکاف
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی امداد (برائے قدرتی آفات)
- اجتماع اور محافل کا انعقاد
- غرباء و مساکین کی امداد
- دارالافتاء

خدمتِ انسانیت، رضائے الٰہی اور بہترین صدقہ جاریہ کے لئے اپنے

عطیات، صدقات زکوٰۃ اور فطرانہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو دیجئے

آپ کے عطیات، صدقات و زکوٰۃ، فطرانہ کے ذریعے یتیموں، بیواؤں، غریبوں اور طلباء و طالبات کی خدمت بہت بڑی سعادت ہوگی۔ آپ یہ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی و انجمن کے بینک اکاؤنٹ، گھر یا ہیڈ آفس میں بذاتِ خود اور سوسائٹی کے نمائندے پہنچ کر دے سکتے ہیں

بشیر احمد یوسفی
0313-3333777

خلیل احمد یوسفی
0321-8868693

Easy Paisa
اور
Jazz Cash
اکاؤنٹ نمبر
+92320 6000070
+92300 4274936

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کاچھو پورہ لاہور

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دینِ اسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرونِ ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں

IBAN:PK50SCBL 0000001710198101

ہیڈ آفس
جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0313-3333777,0300-4274936

سماعت و بصارتِ مصطفیٰ ﷺ

از قلم: مفتی محمد افتخار الحسن (استاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَۃٌ یّٰۤاَیُّہَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ ۚ لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمٰنُ وَ جُنُوۡدُہٗ ۙ وَ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ۝ ''یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے دھیانی میں''۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنۡ قَوۡلِہَا تو اُس کی بات سے مسکرا کر ہنسا اور عرض کی'' اے میرے رب (جَلَّ جَلالُہٗ!) مجھے توفیق دے کہ مَیں شکر کروں تیرے اِحسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ مَیں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے اُن بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔

اِن آیاتِ مبارکہ میں حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی سماعت کا ذکر ہے آپ علیہ السلام نے تین میل کی مسافت سے چیونٹی کی بات سنی اور پھر مسکرا کر سماعت پر مہر ثبت کر دی یہ عالم حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی سماعت کا ہے تو خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝ ''اور ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے''۔

تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے کوئی جن ہو یا انس مؤمن ہو یا کافر حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا رحمت ہونا عام ہے مومن ہو یا کافر، مومن کے لئے تو آپ ﷺ دُنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور کافر کے لئے آپ ﷺ دُنیا میں رحمت ہیں کہ آپ علیہ السلام کی بدولت تاخیرِ عذاب ہوئی اور خسف (زمین میں دھنسانے کا عذاب) مسخ (چہرے بگڑنے کا عذاب) اور استیصال (کسی قوم کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کا عذاب) کے عذاب اُٹھا دیئے گئے۔

تفسیرِ روح البیان میں اِس آیت مبارکہ کی تفسیر میں اَکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت مبارکہ کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ، تامہ، کاملہ، عامہ، شاملہ، جامعہ، محیطہ، بر جمیع مقیدات رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ وعینیہ ووجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیرہ ذالک تمام جہانوں کے لئے عالم اَرواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے اَفضل ہو اور جو تمام جہان سے اَفضل ہو لازم ہے کہ اُس کی سماعت اور بصارت بھی تمام جہان سے اَفضل ہو۔

سماعتِ مصطفیٰ ﷺ پر دلائل:

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو عام اِنسانوں سے زیادہ قوت سماعت عطا فرمائی ہے اسی وجہ سے بہت ساری باتیں جو عام اِنسان نہیں سن سکتے تھے آپ ﷺ اُن کو سماعت فرما لیتے تھے اور فرما لیتے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک مَیں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سُن رہا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ بیشک آسمان چرچرا رہا ہے اور اسے چرچرانے کا حق بھی ہے، اِس لئے کہ اِس میں چار اُنگل کی بھی جگہ خالی نہیں ہے مگر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) کے حضور رکھے ہوئے ہے، اللہ کی قسم! جو مَیں جانتا ہوں اگر وہ تم لوگ بھی جان لو تو ہنسو گے کم اور روؤ گے زیادہ اور بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اَندوز نہ ہو گے اور یقیناً تم لوگ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ) سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاتے''۔ (اور حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ ''کاش مَیں ایک درخت ہوتا جو

کاٹ دیا جاتا''۔ 1

حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم سے (حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منیٰ میں خطاب فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) نے ہمارے کان کھول دیئے حتیٰ کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر فرمان بخوبی سن رہے تھے' حالانکہ ہم اپنے اپنے خیموں میں تھے۔ (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے حتیٰ کہ رمی والی کنکریوں کی بات آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ خذف کی کنکریوں جیسی چھوٹی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مہاجرین کو حکم دیا کہ وہ مسجد (خیف) کی اَگلی جانب اُتریں اور اَنصار کو حکم دیا کہ وہ مسجد کی پچھلی جانب اُتریں۔ 2

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سماعت کا یہ عالم تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوت میں حاضر تھیں۔ اِسی دوران سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ کے اِشارے سے کسی کے سلام کا جواب دیا پھر حضرت سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''یہ جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ہیں' جو حضرت سیّدنا جبریل' حضرت سیّدنا میکائیل اور حضرت سیّدنا اسرافیل (علیہم السلام) کے ساتھ گزر رہے تھے۔ پس انہوں نے ہمیں سلام کیا' تم بھی ان کے سلام کا جواب دو''۔ 3

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنونجّار کے قبرستان سے گزر رہے تھے: ''(سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (قبور میں) ان مُردوں کی آوازوں کو سماعت فرمایا جن پر عذابِ قبر ہورہا تھا۔ 4

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

''اے عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) اللہ (تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق) نے ایک اَیسا فرشتہ پیدا کیا ہے جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے تمام خلائق کی سماعت عطا فرمائی (بیک وقت ساری مخلوق کی آواز کو سنتا ہے) وہ میرے وصال کے بعد میری مزار (مبارک) پر کھڑا رہے گا اور جب کبھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر نذرانہ دُرود پیش کرتا ہے تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ فلاں ابن فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں یہ دُرود پیش کیا ہے۔ اور ہر دُرود شریف کے بدلے اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) اُس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ 5

اِس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق نے بعض اَیسے فرشتے بھی پیدا فرمائے ہیں جو آنِ واحد میں ہر شخص کی آواز سنتے ہیں' دُور ونزدیک کی آواز ان کے لئے یکساں ہے' جب سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدام کی سماعت کی یہ شان ہے تو پھر سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت سماعت کا کون اَندازہ کرسکتا ہے۔ اس کی تصریح اس حدیث مبارک سے ہوتی ہے جو دلائل الخیرات میں منقول ہے' سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہمیں اُن حضرات کے متعلق خبر دیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اَقدس میں صلوٰۃ وسلام پیش

1 مسند احمد حدیث 21516' سنن ترمذی حدیث 2312' مستدرک حاکم حدیث 3883' السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 13337' شرح السنۃ حدیث 4172۔ 2 سنن ابوداؤد حدیث 1957' سنن نسائی حدیث 2996' سنن دارمی حدیث 1393' السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 9608۔ 3 مستدرک حاکم جلد 3 ص 232 حدیث 4937' **المعجم** الاوسط جلد 7 ص 88 حدیث 6936' مجمع الزوائد جلد 9 ص 272' الاصابہ جلد 1 ص 487' سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 211۔ 4 مسند امام احمد جلد 3 ص 175' **المعجم** الکبیر جلد 4 ص 120 حدیث 3757' جلد 25 ص 103 حدیث 268' السنہ جلد 2 ص 608 حدیث 1445' مسند الربیع جلد 1 ص 197 حدیث 487۔ 5 مسند بزار حدیث 1425' کنز العمال حدیث 2227' جامع الاحادیث حدیث 26184' جمع الجوامع حدیث 1113' مجمع الزوائد حدیث 17291۔

کریں گے۔ سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''اہلِ محبت کے دُرود کو مَیں خود ہی سنتا ہوں اور اُنہیں پہچانتا ہوں اور ان کے علاوہ دیگر اَفراد کے دُرود پیش کئے جاتے ہیں''۔6

سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں سے دُرود پڑھو تمہاری آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اَنبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ میری قبرِ انور پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو میرے اُمتیوں کے دُرود سن کر اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لے کر پہنچاتا ہے۔7

خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ہر ہر عضو کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے عمومی اَفعال کی اِنجام دہی کے علاوہ ایک معجزہ بھی بنایا تھا۔ عام اِنسانوں کے کان مخصوص فاصلے تک سننے کی اِستطاعت رکھتے ہیں، مگر جدید آلات کی مدد سے دُور کی باتیں بھی سنتے ہیں لیکن اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے گوش مبارک کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے اَیسی قوت سماعت عطا فرمائی تھی کہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں بیٹھے ہوتے اوپر کسی آسمان کا دروازہ کھلتا تو خبر دیتے کہ فلاں آسمان کا دروازہ کھلا ہے۔

عذابِ قبر کی حدیث سے استدلال:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''(قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ (وہاں) آپ ﷺ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب کیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اِہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے (کھجور کی) ایک ڈالی منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے (ایک ایک ٹکڑا) ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ آپ ﷺ نے کیوں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اِس لئے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں شاید اُس وقت تک اِن پر عذاب کم ہو جائے''۔8

تشریح: آپ ﷺ نے اُن کی آواز بھی سماعت فرمائی اور انہیں قبروں میں ملاحظہ بھی فرمایا۔

دُعائے قبرستان سے استدلال:

حضرت سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب وہ قبرستان جانے کا اِرادہ کرتے تو (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دُعا سکھایا کرتے تھے: ''مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو، اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) سے عافیت طلب کرتے ہیں''۔9

تشریح: یہ دُعا ہر عام وخاص کو قبرستان میں پڑھنے کا حکم ہے اَب سوال یہ ہے کہ اگر قبر والوں کو سنائی نہیں دیتا تو اُن کو سلام کرنے کا کیا فائدہ؟ جب عام لوگوں کی سماعت کا یہ عالم ہے تو رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

حدیثِ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے استدلال:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا بلال

---

6 دلائل الخیرات ص 18۔ 7 الجوہر المنظم ص 50۔ 8 بخاری حدیث 216، مسلم حدیث 292، ترمذی حدیث 70، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 2206، صحیح ابن خزیمہ حدیث 55۔

9 مسند احمد حدیث 22985، صحیح مسلم حدیث 975، سنن ابن ماجہ حدیث 1547، سنن نسائی حدیث 2040، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 2178، الدعاء للطبرانی حدیث 1235، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7212۔

رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بلال! مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے اِسلام (کی حالت) میں کیا ہو' جس کے فائدے کی تمہیں سب سے زیادہ اُمید ہو کیونکہ مَیں نے آج رات جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ (حضرت سیّدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' مَیں نے اِسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے فائدے کی مجھے اِس سے زیادہ اُمید ہو کہ مَیں دن یا رات کی کسی گھڑی میں مکمل وضو نہیں کرتا مگر اس وضو کے ساتھ میں اتنی (رکعت) نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) نے میرے لئے لکھی ہوتی ہے''۔ 10

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمانِ مقدس کا بیان:

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک آنکھوں کا بھی ذکر کیا ہے: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم:17) ''اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)''۔

قرآن وسنت آیات الٰہیہ کے باب میں سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال بصارت کا ذکر اِن اَلفاظ میں کرتا ہے: لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی (النجم:18) ''بے شک اُنہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب (جلّ وعلاء) کی بڑی نشانیاں دیکھیں''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے اِنسان کو کائنات ظاہری کے مشاہدے کے لئے بصارت اور کائنات باطنی کے مشاہدے کے لئے بصیرت عطا فرمائی ہے دوسری چیز کو سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مومن کی فراست کہ کر نور خدا قرار دیا فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے: ''مرد مومن کی فراست اور بصیرت سے بچو کیونکہ وہ اللہ (جلّ جلالہٗ) کے نور سے دیکھتا ہے''۔ 11

جب ایک مومن کی بصیرت کا یہ عالم ہے تو نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقرب اور محبوب رسول ہیں اور بندے ہیں اُن کی بصیرت کی ہمہ گیر وسعتوں اور رفعتوں اور بلندیوں کا کیا عالم ہوگا اِس کا اَندازہ کرنا کسی بشر کی قدرت میں نہیں نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو باطنی بصیرت اور ظاہری بصارت بڑی فیاضی اور کرم نوازی سے عطا فرمائی گئیں عام اِنسانوں کے برعکس ہادی برحق اپنے پیچھے بھی دیکھنے کی قدرت رکھتے تھے اور رات کی تاریکیوں میں بھی۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد عرب و عجم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میرے قبلہ کو یہاں سے دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! تمہارا خشوع اور رکوع مجھ پر مخفی نہیں میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں''۔ 12

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو مَیں تمہارا اِمام ہوں تم رکوع سجود قیام اور نماز ختم کرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو مَیں تمہیں اپنے سامنے اور پیچھے یکساں طور پر دیکھتا ہوں''۔ 13

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''(حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس طرح دن کے اُجالے میں دیکھتے اُسی طرح رات کی تاریکیوں میں بھی دیکھتے تھے''۔ 14

حضرت سیّدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنِّيْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ 15 ''مَیں وہ سب کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے''۔

حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احمد مختار حضور

10 مسند احمد حدیث 8403' مسلم حدیث 2458' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8179' صحیح ابن خزیمہ حدیث 1208۔ 11 ترمذی حدیث 3127' تفسیر ابن ابی حاتم حدیث 12427' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 3254۔ 12 سنن سعید بن منصور حدیث 1667' مسند احمد حدیث 8771' صحیح بخاری حدیث 418' صحیح مسلم حدیث 424' مسند ابو یعلی حدیث 6335۔ 13 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 7345' مسند احمد حدیث 13571' صحیح مسلم حدیث 426' صحیح ابن خزیمہ حدیث 1602۔ 14 دلائل النبوۃ جلد 6 ص 75' الجامع الصغیر حدیث 10020' کنز العمال حدیث 18519۔ 15 سنن ابن ماجہ حدیث 4190' ترمذی حدیث 2312' مستدرک حاکم حدیث 8726۔

سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو مَیں نے اُس کے شرق وغرب کو دیکھا''۔ 16

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے دُنیا کو اُٹھا کر میرے سامنے کر دیا پس مَیں دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اُسے یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو''۔ 17

حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّىْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَقَامِىْ هٰذَا 18 ''بے شک میرے ساتھ تمہاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور مَیں اسے یہاں اس مقام سے دیکھ رہا ہوں''۔

حضرت سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مَا مِنْ شَىْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ 19 ''کوئی ایسی چیز نہیں جو مَیں نے نہیں دیکھی مگر اس مقام پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ''۔

داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی چشمان مقدس کی بصارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ ﷺ چاہتے تو عرشِ الٰہی سے تحت الثریٰ تک ساری کائنات سمٹ کر بے حجاب سامنے آجاتی کلام الٰہی اِس بات پر شاہد ہے کہ جب حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے دیدارِ الٰہی کی عرضی پیش کی یوں رَبِّ اَرِنِىْ کہ اے میرے رب (جلّ وعلاء) مجھے اپنا جلوہ زیبا دِکھا تو خدائے قدوس نے اپنی صفاتی تجلی کوہِ طور پر ڈالی جس کے نتیجے میں کوہِ طور جل کر راکھ ہو گیا اور آپ علیہ السلام پر غشی کی سی کیفیت طاری ہو گئی اور یہ غشی کا سا عالم آپ علیہ السلام پر چالیس دن تک رہا جب چالیس دن کی غشی کے بعد اَفاقہ ہوا تو اُس صفاتی تجلی کے عکس کی وجہ سے اُن کی بصارت اور دُور بینی کا یہ عالم تھا کہ آپ علیہ السلام تیس میل کے فاصلے پر کالے رنگ کے پتھر پر سیاہ اور تاریک رات میں چیونٹی کو اپنی آنکھوں سے چلتا ہوا دیکھ لیتے تھے 20 جب حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہ الکریم کی صفاتی تجلی کے عکس کی وجہ سے اِتنی بصارت مل سکتی ہے تو وہ عظیم ہستی جس نے شب معراج تجلیاتِ اِلٰہیہ کا براہ راست مشاہدہ فرمایا تھا اُن کی چشمان مقدس کی بصارت کا کیا عالم ہوگا پھر صرف مشاہدہ ہی نہیں فرمایا بلکہ ان مشاہدات کو اپنے قلب و روح میں جذب بھی فرمایا اِرشاد باری تعالیٰ ہے: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ''نہ نگاہ جھپکی اور نہ حد سے بڑھی'' نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا: ''مَیں نے اپنے ربّ (جلّ وعلاء) کو اُس کی شان کے مطابق اچھی صورت میں دیکھا تو اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو مَیں نے اللہ (تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق) کے دست قدرت کا فیض ٹھنڈک کی صورت میں اپنے قلب میں محسوس کیا جس کے بعد ہر شے میرے سامنے عیاں ہو گئی ایک روایت میں یہ اَلفاظ ہیں فَعَلِمْتُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ 21 ''مَیں نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو جان لیا''۔

---

16 مسند احمد حدیث 17115، صحیح مسلم حدیث 2889، سنن ابوداؤد حدیث 4252، سنن ترمذی حدیث 2176۔ 17 مجمع الزوائد حدیث 14067، کنز العمال حدیث 31810۔
18 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32086، مسند احمد حدیث 17402، صحیح بخاری حدیث 4042، مسند بزار حدیث 1050، مسند ابویعلی حدیث 759۔ 19 صحیح بخاری حدیث 184، صحیح ابن حبان حدیث 5043، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 313، شرح السنۃ للبغوی حدیث 1137۔ 20 الشفاء قاضی عیاض مالکی۔ 21 سنن دارمی حدیث 2195، تفسیر طبری جلد 22 ص 23، رؤیۃ اللہ للدارقطنی حدیث 239، مجمع الزوائد حدیث 11737۔

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

منیر احمد یوسفی
الیکٹرانک میڈیا پر

تصنیفات اور ماہنامہ سیدھا راستہ میگزین کے لئے
http://www.seedharastah.com
پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے ساتھ

naginatv

Facebook
www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے
info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے
www.nagina.tv naginatv YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع کو صبح 11 تا بعد از نماز ظہر
ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع کو ہر ہفتہ بعد از نماز عشاء۔ روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآن مجید۔
علاوہ ازیں لگا ہے بگا ہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ Facebook www.nagina.tv

WhatsAppNo:
مختلف عنوانات کی ویڈیوز اور آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے اس نمبر +92344-4501541
پر السلام علیکم لکھ کر WhatsApp پر Sms فرمائیں۔

آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور میموری کارڈز MP3 اور MP4
مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز میموری کارڈ اور یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: تمام قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔
نگینہ مکتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک C-1 گجر پورہ (چاند بیگم) لاہور

دعاؤں کے طالب بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد اعظم طاہر یوسفی 0344-4501541

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت باعث رحمت وبرکت

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف (پرنسپل جامعہ یوسفیہ دار جمیلہ)

مژدۂ رحمت حق ہم کو سنانے والے
مرحبا آتشِ دوزخ سے بچانے والے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِنسانیت کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے مختلف زمانوں اور علاقوں میں مختلف اَنبیاءِ کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے جو اِنسانوں کو راہِ ہدایت دکھاتے رہے' خالق کائنات کی معرفت کرواتے رہے اور راہِ نجات پر گامزن کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ ہمارے پیارے آقا کریم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِمام الانبیاء ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت ونبوت عالمگیر ہے' زمان ومکاں کی قید سے آزاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساری دُنیا' سب زمانوں اور سب مخلوقات کے رسول ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیآء: 107)

''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان رحمۃ للعالمینی کا ذکر سورۃ الاعراف میں ان الفاظ میں فرمایا ہے: اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف: 157) ''وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور بُرائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جوان پر تھے اُتارے گا تو وہ جو اس پر اِیمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے۔

صحیح بخاری میں ہے حضرت سیّدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وہ اَوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں تو انہوں نے فرمایا: ''خدا کی قسم! شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو اَوصاف قرآنِ کریم میں آئے ہیں انہیں میں سے بعض اَوصاف توریت میں مذکور ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا: اے نبی! ہم نے آپ کو شاہد ومُبَشِّر اور نذیر اور اُمّیّوں کا نگہبان بنا کر بھیجا' آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں' مَیں نے آپ کا نام متوکل رکھا' نہ بدخلق ہو نہ سخت مزاج' نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے ہو نہ بُرائی سے بُرائی کو دفع کرنے والے بلکہ خطا کاروں کو معاف کرتے ہیں اور ان پر احسان فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو نہ اُٹھائے گا جب تک کہ آپ کی برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق ویقین کے ساتھ 'لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ' پکارنے لگیں اور آپ کی بدولت اَندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا (سننے والے) اور پردوں میں لپٹے ہوئے دِل کشادہ ہو جائیں۔ [1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد سے پہلے دُنیا کی حالت بہت خراب تھی' طرح طرح کی بُرائیوں میں لوگ مبتلا تھے' کمزور طبقے پِس رہے تھے۔ غریبوں' ناداروں' بیواؤں' یتیموں غلاموں' عورتوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شان رحمۃ للعالمینی کے ساتھ اِس دُنیا میں تشریف لائے تو سب کی

1. بخاری' کتاب البیوع' باب کراہیۃ السخب فی السوق جلد 2 ص 25 حدیث 2125۔

دادرسی ہوئی' اس اُمّت کو دوسری اُمتوں پر فضیلت ملی' سب کے حقوق اور فرائض مقرر ہوئے' جن کی کوئی دادرسی کرنے والا نہ تھا' ان کو معاشرے میں شایانِ شان مقام حاصل ہوا۔ حالی لکھتے ہیں:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بَر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اُتر کر حِرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کُندن بنایا
کھرا اور کھوٹا اَلگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا

اُمت کے لئے رحمت:

حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے طفیل آپ ﷺ کی اُمّت کو بھی بہت فضیلتیں حاصل ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران:110) ''تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ (رب العزت) پر اِیمان رکھتے ہو''۔

اور آپ ﷺ اُمت پر اس قدر رحیم وشفیق ہیں کہ امتی کا مشقت میں پڑنا آپ پر گراں گزرتا ہے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ:128) ''بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے' وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے' مسلمانوں پر بہت مہربان' رحمت فرمانے والے ہیں''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اُنہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا' (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) کیا آپ ﷺ پر جنگِ اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یومِ عقبہ کا تھا' جب مَیں نے خود کو (بطور نبی) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ مَیں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ (چلتے چلتے) اَچانک مَیں نے دیکھا تو مَیں قرن الثعالب میں تھا۔ مَیں نے اپنا سر اُوپر اُٹھایا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا۔ مَیں نے اُس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے ندا دی اور عرض کیا' (یا رسول اللہ!) بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ آپ کی قوم کی گفتگو اور اُن کا جواب سن لیا ہے' لہٰذا آپ کی خدمت میں پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے' تا کہ آپ اِسے کافروں کے متعلق جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر پہاڑوں پر مامور

فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام عرض کیا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو مَیں اَخشبین (پہاڑ) کو اُٹھا کر اُن کے اُوپر رکھ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی اَصلاب (نسلوں) سے اَیسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ 2

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف بددُعا کیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً 3 ''مَیں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مَیں تو صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔

حضرت سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا 4 ''(سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ''رحیم'' (نہایت رحمدل) اور ''رقیق'' (نہایت نرم دِل) تھے''۔

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب (بحیرا) راہب کے پاس پہنچے تو سواریوں سے اُترے اور اپنے کجاوے اُتار دیئے۔ راہب اُن کے پاس آیا حالانکہ وہ (روسائے قریش) اِس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ اَبھی اپنا سامان اُتار ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اَقدس پکڑ کر کہا: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ 5 ''یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ} [الاحزاب: 6] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ 6 ''دُنیا و آخرت ہر دو جگہ پر مَیں ہر مومن کا سب سے زیادہ قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''یہ (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں۔ پس جو مسلمان فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے ورثاء کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئے کہ اُس کا مددگار مَیں ہوں''۔

عورتوں کے لئے رحمت:

سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے خواتین کی حالت بہت بُری تھی۔ حتیٰ کہ کسی کو بیٹی کی ولادت کی خبر دی جاتی تو شرمساری محسوس کرتا اور منہ چھپاتا پھرتا، بچیوں کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دیا جاتا۔ اگر زندہ رکھا جاتا تو ذلت کے ساتھ۔

2 صحیح بخاری حدیث 3059، صحیح مسلم حدیث 1795، السنن الکبریٰ للنسائی 7706، صحیح ابن حبان حدیث 6561، مسند ابوعوانہ حدیث 6902، **المعجم** الاوسط للطبرانی حدیث 8902۔ 3 صحیح مسلم حدیث 2599، الادب المفرد حدیث 321، مسند ابویعلی حدیث 6174، شعب الایمان حدیث 1403، تاریخ دمشق جلد 4 ص 92۔ 4 مسلم حدیث 674، **المعجم** الکبیر حدیث 637، السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 5076-2102-1678۔ 5 ترمذی حدیث 3620، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 36541-31733، وابن حبان فی الثقات جلد 1 ص 42، دلائل النبوۃ لابی نعیم حدیث 19۔ 6 صحیح بخاری حدیث 2269، 4503، مسلم حدیث 1619، مسند احمد حدیث 8399، مصنف عبدالرزاق حدیث 15261، مسند ابوعوانہ حدیث 5630، السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 12148۔

اِسلام نے خواتین کو پورے حقوق دیئے' بیٹیوں کی پرورش پر اَجر و ثواب مقرر کیا' ماں اور بیوی کو اَعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ جنگ میں بھی عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

وُجِدَتِ امْرَاَۃٌ مَقْتُوْلَۃٌ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فَنَھٰی رَسُوْلُ اللہِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ 7

''(سیّدِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی (سختی سے) ممانعت فرما دی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے عملی نمونہ پیش فرمایا:

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھیں۔ فرماتی ہیں کہ مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی تو مَیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد جب میرا وزن بڑھ گیا تو مَیں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی' اِس دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ پر سبقت لے گئے اور فرمایا: (عائشہ!) یہ اُس جیت کا بدلہ ہو گیا۔ 8

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! مَیں وہ منظر آج بھی دیکھ رہی ہوں کہ سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد میں جنگی مشقیں کر رہے تھے۔ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ مَیں اُن کی مشقیں دیکھتی رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری وجہ سے قیام فرما رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور مَیں خود وہاں سے چلی گئی' اَب تم خود اندازہ کر لو کہ ایک کمسن اور کھیل کی شائق لڑکی کتنی دیر کھیل کو دیکھتی ہے (یعنی آپ کافی دیر کھڑی رہیں)''۔ 9

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی (اے عائشہ!) مَیں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب خفا ہوتی ہو قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ؟ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ فَقَالَ: اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاِذَا کُنْتِ غَضْبٰی قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاھِیْمَ قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ وَاللہِ یَارَسُوْلَ اللہِ مَا اَھْجُرُ اِلَّا اسْمَکَ 10 ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو: ربِّ محمد کی قسم! اور جب تم خفا ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو: ربِ ابراہیم کی قسم! حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اُس وقت میں صرف آپ کا نام ہی تو چھوڑتی ہوں''۔

بیویوں کے حقوق کے بارے میں حضرت سیّدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی شخص پر اُس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ' جب تم پہنو یا کماؤ تو اُسے بھی پہناؤ' اُس کے منہ پر نہ مارو' اُس سے بُرے

7 صحیح بخاری حدیث 2852' صحیح مسلم حدیث 1744' سنن ترمذی حدیث 1569' سنن ابن ماجہ حدیث 2841' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8618' سنن دارمی حدیث 2462' مسند احمد حدیث 4739' صحیح ابن حبان حدیث 135۔ 8 سنن ابوداؤد حدیث 2578' سنن ابن ماجہ حدیث 1979' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8943' مسند احمد حدیث 24164' صحیح ابن حبان حدیث 4691' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 33588' **المعجم** الکبیر للطبرانی حدیث 125' السنن الکبریٰ **للبیھقی** حدیث 19544۔ 9 صحیح بخاری حدیث 4938-4894' مسلم حدیث 892' سنن نسائی حدیث 1595' مسند احمد حدیث 24585' مسند اسحاق بن راہویہ حدیث 781۔ 10 صحیح بخاری حدیث 4930' مسلم حدیث 2439' صحیح ابن حبان حدیث 7112' مسند احمد حدیث 24363' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 9156' مسند ابویعلیٰ حدیث 4896-4893' **المعجم** الکبیر حدیث 122۔

لفظ نہ کہو اور اُسے خود سے اَلگ نہ کرو مگر گھر کے اَندر ہی''۔ 11

بیوی کے ساتھ شفقت و محبت کے اِظہار پر بھی اجر مقرر فرمایا۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم جو کچھ خرچ کرتے ہو کہ جس سے تمہارا مقصود رضائے اِلٰہی ہو تو تمہیں اس پر اَجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اُس پر بھی تمہیں اَجر دیا جاتا ہے)''۔ 12

سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ماؤں کو بھی کوئی قابل ذکر مقام و مرتبہ حاصل نہ تھا' آپ کی رحمت للعالمینی سے ماں کے قدموں تلے جنت رکھ دی گئی اور آپ نے ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِی قَالَ: اُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْكَ 13 ''لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہاری والدہ ہے۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے''۔

بچوں کے لئے رحمت:

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے صرف لائق بیٹے کو وراثت میں حصہ ملتا تھا' جو جنگ میں بہادری دِکھا سکے اور خاندان اور قبیلے کا نام روشن کر سکے' باقی اَولاد کو وہ شفقت حاصل نہ ہوتی تھی۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَولاد کی تربیت کے اُصول بتائے تا کہ سب بچے معاشرے کے لائق اور قابل اَفراد بن سکیں۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے تھے وہ بولے: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) میرے دس بیٹے ہیں مَیں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ 14 ''جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (امامت کراتے ہوئے) حالتِ نماز میں حضرت سیّدنا اُمامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اُٹھائے ہوئے تھے' سو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرماتے تو اُسے اُٹھا لیتے اور جب سجدہ فرماتے تو اُسے نیچے اُتار دیتے''۔ 15

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مَیں نے دس سال (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ کسی کام کرنے میں یہ نہیں

11 سنن ابوداؤد حدیث 2142' سنن ابن ماجہ حدیث 1850' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 11104-9171' مسند احمد حدیث 20027' مصنف عبدالرزاق حدیث 12583' صحیح ابن حبان حدیث 4175' **المعجم** الکبیر حدیث 1038' السنن الکبریٰ **للبیھقی** حدیث 14556' الترغیب والترہیب حدیث 296۔ 12 صحیح بخاری حدیث 1233-56' صحیح مسلم حدیث 1628' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 9206' **المعجم** الکبیر جلد 7 ص 292 حدیث 7171' الترغیب والترہیب حدیث 3000۔ 13 صحیح بخاری حدیث 5626' صحیح مسلم حدیث 2548' سنن ابن ماجہ حدیث 6094' مسند احمد حدیث 20060' صحیح ابن حبان حدیث 433' **المعجم** الکبیر حدیث 961' مسند ابویعلیٰ حدیث 6094' مسند اسحاق بن راہویہ حدیث 172' السنن الکبریٰ **للبیھقی** حدیث 7552۔ 14 صحیح بخاری حدیث 5651' الادب المفرد حدیث 99-91' مسلم حدیث 2318' صحیح ابن حبان حدیث 457' مسند احمد حدیث 7287' السنن الکبریٰ **للبیھقی** جلد 7 ص 100 حدیث 13354' الترغیب والترہیب حدیث 3419۔ 15 صحیح بخاری حدیث 494' صحیح مسلم حدیث 543' سنن ابوداؤد حدیث 917' سنن نسائی حدیث 1204' موطا امام مالک حدیث 410' صحیح ابن خزیمہ حدیث 784-783۔

فرمایا کہ کیوں کیا' اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا'' ۔16

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اِسے لمبی کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں' یہ جانتے ہوئے کہ اِس کے رونے کی وجہ سے اِس کی ماں کو تکلیف ہوگی (کیونکہ اس وقت خواتین بھی مسجد میں نماز اَدا کرنے آتی تھیں)'' ۔ 17

حضرت سیّدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے (لڑائی جاری رہی یہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہوگیا اور ہم نے مشرکوں کو (خوب) قتل کیا حتی کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے (بعض) بچوں کو بھی قتل کرڈالا۔ یہ بات نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جن کے قتل کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں تک کو قتل کرڈالا۔ خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو' خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو' عرض کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیوں؟ کیا وہ مشرکوں کے بچے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے جو سب سے بہتر ہیں یہ بھی مشرکوں کے بچے نہیں؟ 18

---

16 صحیح بخاری حدیث 5691' صحیح مسلم حدیث 2309' ترمذی حدیث 2015' مسند احمد حدیث 131823' صحیح ابن حبان حدیث 2893' مسند ابویعلی حدیث 3367' **المعجم** الاوسط حدیث 9032' مسند عبد بن حمید حدیث 1361-1363۔ 17 صحیح بخاری حدیث 677' مسلم حدیث 470' مسند احمد بن حنبل حدیث 12086' ابن حبان حدیث 2139' ابویعلی حدیث 3144' السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 3848' شعب الایمان حدیث 11054۔ 18 السنن الکبری للنسائی حدیث 8616' سنن دارمی حدیث 2463' مسند احمد حدیث 16342-15627-15626' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 33131' صحیح ابن حبان حدیث 132' مستدرک حاکم حدیث 2567-2566' **المعجم** الکبیر للطبرانی حدیث 829' السنن الکبری **للبیہقی** حدیث 17868' ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء جلد 8 ص 263۔